کِتَابُ الصَّلٰوت

(Book of Prayers)

نمازِ مصطفائی

صحاح سِتّہ (کُتُبُ الصَّلٰوۃ) کی

40 احادیث مبارکہ (اربعین) اور

کشف المحجوب باب نمبر 5 نماز کا بیان

پروفیسر ڈاکٹر قاضی سلطان سکندر

ادارہ تنویر القرآن لاہور

اس کتاب پہ کسی قسم کی کوئی آمدنی نہیں ہے جس سے مُصنف یا کسی اور فرد یا ادارے کو مالی فائدہ ہوتا ہو۔ ادارہ تنویر القرآن ایک دینی ادارہ ہے جو بنیادی ضروری اور دینی قرآن وسنت کے مسائل پر مشتمل کتابوں کا ایک سلسلہ شروع کیے ہوئے ہے۔ ان کُتب کو احباب کے مالی تعاون سے پبلش کروا کے مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ آپ بھی اس کارِخیر میں شامل ہوں۔

اس کتاب کی ایک ہزار کی تعداد میں طباعت واشاعت

برائے ایصال ثواب والدین

خواجہ کفایت اللہ سدیدی صاحب خادم وخلیفہ مجاز خانقاہِ معظمیہ، معظم آباد شریف

کی مالی معاونت کی بدولت ممکن ہوئی ہے۔

نام کتاب	کِتَابُ الصَّلٰوت نمازِ مصطفائی
تالیف	پروفیسر ڈاکٹر قاضی سلطان سکندر
ناشر	**ادارہ تنویر القرآن** لاہور فون: 0300-4099400
کمپوزنگ	نادر عباس نادر
پروف ریڈنگ	عبدالشکور، محمد ریاض آسی، پروفیسر حافظ نصیر احمد، محمد وسیم قاری عدیل احمد، حافظ مسعود الحسن، طارق احمد
اشاعت اول	رمضان المبارک 1440ھ / مئی 2019ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز امر الٰہی ہے نماز قولی و فعلی عبادت ہے نماز اپنے محبوب کے سامنے عاشق کی نیاز مندی کا ایک عملی اظہار ہے نماز محبوب کی کل وقتی فرمانبرداری کا ایک اعلان ہے نماز محبوب کی رضامندی اور مہربانی سمیٹنے کی ضمانت ہے نماز محبوب کا ذکر اور یاد ہے نماز محبوب کی ناراضگی اور محبوب سے دوری سے بچاتی ہے نماز محبوب کے محبوب ﷺ کی مبارک آنکھوں کی ٹھنڈک ہے نماز برکت ہے، نماز رحمت ہے عظمت کی علامت ہے اور نماز اہل ایمان کے لیے معراج ہے!

عزت مآب پروفیسر ڈاکٹر قاضی سلطان سکندر صاحب نے اس جام محبت (نماز) کو محبوب حقیقی کے عاشقوں تک پیش کرنے کے لیے اس کے آداب، اسالیب اور ضابطے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرامین کی روشنی میں اکٹھے کر کے میکدہ محبت میں اپنے نام کا اندراج کرا لیا ہے اور خواجہ محمد کفایت اللہ سدیدی خلیفہ مجاز خانقاہِ معظمیہ، معظم آباد شریف نے جس عقیدت و اخلاص اور خوبصورتی کے ساتھ یہ جام میرے اور آپ کے ہاتھ میں تھمایا انہوں نے بھی میکدہ الفت میں خود کو جذب کر لیا ہے اس محبت سے لبریز تحریر کی اچھوتی خوبی یہ ہے کہ اس کے آخر میں اللہ کے انتہائی مقرب اور محبوب ترین دوست حضرت سید علی ہجویری (حضرت داتا گنج بخش) کی مستند و مقبول ترین اور مرشد و رہنما کتاب 'کشف المحجوب' سے شراب محبت کشید کر کے اس میں شامل کر دی گئی ہے جس کی لذت قارئین اس وقت محسوس کریں گے جب اس شراب طہور کو وہ اپنی آنکھوں اور ہونٹوں کے قریب کریں گے۔

اللہ کریم پروفیسر ڈاکٹر قاضی سلطان سکندر صاحب کے پاکیزہ عزائم اور مخلصانہ کاوشوں کو نورِ استقامت نصیب فرمائے اور ہمیں قدمے، درمے اور سخنے ان کا مخلص رفیق بنائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

محمد معظم الحق

خاک نشین خانقاہِ معظمیہ

معظم آباد شریف

۲۴ جمادی الاخریٰ ۱۴۴۰ھ

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

امابعد!

اسلام کے بنیادی ارکان میں سے پہلا رکن نماز ہے جس کا بطریق نبوی علیہ الصلوۃ والسلام سیکھنا اور سمجھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ دورِ حاضر کا تقاضا تھا کہ فقہ حنفی کے مطابق نماز کے احکام کو فقہائے کرام نے جن جن احادیث اور دلائل سے بیان کیا ہے ان دلائل کو جانا جائے۔

ڈاکٹر سلطان سکندر صاحب نے میری خواہش کے مطابق یہ کتاب ترتیب دے کر اس کمی کو پورا کیا ہے۔

موصوف دیگر ارکان اسلام پر بھی کام کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کتاب کو سکول و مدارس کے طلباء کو اس کی روح کے مطابق پڑھایا جائے اور عوام الناس تک پہنچایا جائے۔

سید اعجاز محمود حیدر
خادم علوم اسلامیہ
جامعہ حیدریہ فضل العلوم آستانہ عالیہ جلالپور شریف (جہلم)

فہرست

مقدمہ	11
نماز سے متعلقہ ضروری احکامات	13
اسلام کی پاسداری پر بیعت کی شرعی حیثیت	15
نماز کا طریقہ بمع اربعینِ صلوٰۃ	16
نماز کی نیت اور تکبیر تحریمہ	16
نماز میں قیام	17
نماز میں ثناء	17
تَعَوُّذْ	18
تَسْمِیَہْ	18
سُورۃُ الْفَاتِحَہْ	18
سُورۃُ الْإِخْلَاصْ	20
نماز میں رکوع کرنا	21
قومہ	22
نماز میں سجدہ کرنا	23
نماز میں جلسہ	24
دوسری رکعت	24
تَشَہُّد	25
تَشَہُّد میں شہادت کی انگلی سے اشارہ	26
قعدہ اولیٰ	26
قعدہ اخیرہ	27

سجدہ سہو	27
درود شریف	27
نماز میں پڑھی جانے والی معروف دعا	28
خُرُوْج بِصُنْعِہٖ	29
فرض نماز کے بعد ذکر اور دعا کا بیان	29
نماز کے بعد ذکر	30
سُترہ	31
درج ذیل امور نماز میں سنت ہیں۔	32
نماز میں درج ذیل مستحبات ہیں۔	33
نماز کے مکروہات	33
نماز توڑنے والے اعمال	34
چند متفرق مسائل	35
نمازِ جنازہ کا بیان	36
نیت	36
ثناء	37
درود شریف	37
بالغ مرد اور عورت کی دعا	37
نابالغ لڑکے کے لیے دعا	38
نابالغ لڑکی کے لیے دعا	39
سلام پھیرنا	39
وضو، غسل اور تیمّم	40
نماز کا مقررہ اوقات میں ہونا	41
پانچ نمازوں کے مقررہ اوقات	41

نمازوں کے اوقات (فجر، ظہر اور عشاء) کا بیان	41
نماز کی پابندی پر بخشش کی بشارت	42
قصر نماز کا بیان	42
قصر نماز کے متفرق مسائل	43
سنت اور نَفْل نماز کے احکام ومسائل	44
نَفْل نماز سے فرائض کی کمی کا پورا ہونا	44
سنت مؤکدہ پر حدیث مبارکہ سے دلیل	44
گھروں میں نَفْل نماز کی فضیلت	45
تحیۃ الوضوء کا بیان	45
تحیۃ المسجد کا بیان	45
نمازِ تہجد کی اہمیت قرآن کی روشنی میں	46
نمازِ تہجد کی اہمیت حدیث کی روشنی میں	46
تہجد کے وقت نبی کریم ﷺ کی دعا	46
تہجد اور وتر کی رکعات کی تفصیل	47
وتر میں مسنون قرأت	48
صلوٰۃ التراویح (قیام اللیل) کی فضیلت	48
قیام اللیل (تراویح) کی ادائیگی کی کیفیت	49
قیام اللیل (تراویح) کے لئے باقاعدہ جماعت وامام کا اہتمام	49
نمازِ اشراق کا بیان	50
نمازِ چاشت کا بیان	50
نمازِ چاشت کا وقت	51
مغرب کے بعد چھ رکعات کا بیان	51
استخارہ کے طریقہ ودعا کا بیان	51

صلوٰۃ التسبیح کا بیان	52
صلوٰۃ الحاجۃ کا بیان	53
صلوٰۃ التوبہ کا بیان	54
کسوف (سورج گرہن) اور خسوف (چاند گرہن) کی نماز	54
صلوٰۃُ الخوف کا بیان	55
صلوٰۃُ الخوف کی تفصیل حدیث کی روشنی میں	56
صلوٰۃ الإستسقاء کا بیان	57
صلوٰۃُ الجمعہ کا بیان	57
مَسْجِد قُبَاء کا بیان	58
سورۃ الجمعہ کا شانِ نزول	58
جمعہ کے دو خطبوں کا بیان	59
آدابِ جمعہ و آدابِ مسجد	59
جمعہ کو صلوٰۃ (درود شریف) کی فضیلت	59
جمعہ کو سورۃ الکہف پڑھنے کی فضیلت	60
جمعہ کے فرض اور سنت پڑھنے کی تفصیل	60
صلوٰۃ العیدین	61
عید کے دن صرف صلوٰۃ العید	61
مسجد میں عید کی نماز کی ادائیگی کا جواز	62
خواتین کا مخصوص ایام میں عید گاہ جانا	62
نماز کے مسائل پر متفرق احادیث	62
دوران نماز وضو ٹوٹ جانا	62
بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا بیان	63
بیٹھ کر نفل نماز کی ادائیگی کا بیان	63

اذان، پہلی صف کا قیام اور عشاء وفجر کی فضیلت	63
مردوں اور عورتوں کی صفوں کا بیان	64
جماعت کے دوران صف میں اکیلے کھڑے ہونا	64
باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت	64
نماز باجماعت چھوڑنے کے اعذار	65
جماعت ترک کرنے پر وعید	65
قضا نماز کا بیان	66
قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا بیان	66
پہلے کھانا پھر نماز	67
بدبودار چیز کھا کے مسجد میں آنے کی ممانعت	67
مسجد میں گمشدہ چیز کے اعلان کی ممانعت	68
نمازِ عصر آخری لمحات میں بھی پڑھنے کی تاکید	68
نمازیوں کو نبی کریم ﷺ کا درس	68
قضاء نماز کی ادائیگی	69
مسجد میں آنے جانے کی دعا	69
مسجد میں آنے جانے کی دعا سے متعلق دوسری روایت	69
منہ ڈھانپنے اور گلے میں کپڑا لٹکا کر نماز پڑھنے کی ممانعت	70
حالت سجدہ میں پیشانی کا غبار آلود ہونا	70
تکبیر تحریمہ، رکوع، سجود وغیرہ کے وقت تکبیریں کہنے کا بیان	70
نماز میں عورت کی بلند آواز کی ممانعت	71
فجر کی نماز کی قرأت اور جماعت کی فضیلت	71
مسجد میں آ کر نماز باجماعت کی فضیلت	71
جماعت کروانے کا حقدار کون؟	72

جماعت کے ساتھ دوڑ کر ملنے کی ممانعت	72
جس نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے وہ نماز پالی	73
جماعت کے وقت نمازی کب کھڑا ہو	73
ہر حالت میں امام کی اتباع کا ضروری ہونا	73
معذور کے پیچھے نماز	73
سلام کے بعد امام کا مقتدیوں کی طرف چہرہ پھیرنا	74
امام جماعت میں مقتدیوں کا خیال رکھے	74
کشف المحجوب باب نمبر ۵ کا خلاصہ	75
کشف المحجوب کا تعارف	76
کشف حجاب نمبر 5: نماز کی اہمیت	77
نماز کا لغوی و اصطلاحی مفہوم	77
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نماز	78
اللہ کے ولی کی نماز	78
طریقت کی نماز کے نو (۹) اصول	79
صوفیاء کی نماز	79
حضرت علی بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز اللہ کا حکم ماننا ہے۔	80
معراج کی رات اور نماز	80
صوفیاء کرام کی نماز کی کیفیت	81
فرائض اور نوافل کے آداب	83
باجماعت نماز کی تاکید	83

مقدمہ

اسلام تین چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے جو عقائد، عبادات اور معاملات (معاشرتی، معاشی، سیاسی) پر مشتمل ہے اسی وجہ سے اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے۔ ان تمام چیزوں سے پہلے اسلام طہارت و پاکیزگی پر ضرور دیتا ہے۔ عوام الناس وضو، غسل، نماز اور دیگر تمام عبادات میں بنیادی چیزوں سے آگاہ ہوتے ہی ہیں۔ لیکن اس کتاب میں بنیادی چیزوں کو قرآن اور حدیث کی اصل عربی عبارات کے ساتھ ذکر کر دیا گیا ہے۔ تاکہ قرآن و حدیث کے اصل ماخذ پڑھنے اور سمجھنے کا شعور پیدا ہو۔

نماز کے لیے قرآن نے صلوٰۃ کا لفظ استعمال کیا ہے جو لغوی معنی میں دعا اور تسبیح اور اصطلاحی مفہوم میں مخصوص اوقات میں، مخصوص شرائط کے ساتھ مخصوص ارکان کی ادائیگی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں صلوٰۃ کا لفظ تقریباً 61 مقامات پر استعمال ہوا ہے۔ لفظ أَقِمْ (فعل امر حاضر واحد مذکر) کے ساتھ نماز کا حکم 11 مرتبہ اور أَقِيمُوا (فعل امر حاضر جمع مذکر) کے ساتھ 16 دفعہ قرآنی حکم کا ذکر ملتا ہے۔ عورتوں کے لیے قرآن نے أَقِمْنَ (فعل امر حاضر جمع مؤنث) سے نماز کا حکم دیا ہے۔ یوں ٹوٹل تقریباً 89 دفعہ قرآن نے نماز کے حکم کو دوہرایا ہے۔ اور صحاح ستہ کے کُتب الصلوٰۃ میں نماز سے متعلق 2629 احادیث مبارکہ ہیں جو نماز کی اہمیت کا واضح ثبوت ہے۔ ہر روز پانچ وقت اذان کے بعد باجماعت نماز پڑھنا دراصل اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ (Sovereignty of God) جیسے کئی مقاصد کے حصول کا اعلان ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک کامیاب انسان:

قرآن کریم نے کامیابی کے مفہوم کو فلاح کے لفظ سے تعبیر کیا ہے اور قرآن مجید نے 40 مقامات پر اس کا ذکر کیا ہے اور کامیابی و فلاح کو رکوع و سجود (عبادت) کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (سورۃ الحج۔ آیت نمبر 77) یہ آیت سجدہ ہے اس کو پڑھنے کے بعد سجدہ ادا فرمائیں۔

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو (اللہ کی جناب میں) رکوع اور سجدے کیا کرو اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور نیک کام کیا کرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ۔

صحاح ستہ میں محدثین نے نماز سے متعلقہ احکامات و مسائل کو کُتب الصلوٰۃ کے نام سے بیان کیا ہے ان احادیث کا خاکہ درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	صحاح ستہ کی کتب	کتب کی تعداد	کل احادیث	کتاب میں نمبر	نماز کی کل احادیث
1	صحیح بخاری	97	7563	8,9	254
2	صحیح مسلم	94	7423	4,5	733
3	سنن ابی داؤد	40	5284	2	270
4	جامع ترمذی	47	3956	2	242
5	سنن نسائی	51	5761	8,9,12,13,14	393
6	سنن ابن ماجہ	37	4341	3,5,6	737
صحاح ستہ کی کُتب میں صلوٰۃ کے متعلقہ کل احادیث کی تعداد					2629

اس کتاب میں قرآن وسنت کی روشنی میں فرض نماز کا طریقہ خصوصاً 40 احادیث کی فضیلت کے پیش نظر اربعینِ صلوٰۃ اور تصوف کی حقیقی تعلیمات سے آگاہی کی غرض سے کشف المحجوب کے پانچواں باب سے مزین کر دیا گیا ہے۔

اہل علم، ائمہ و خطباء مختلف مواقع خصوصاً جمعہ کے اجتماع کو قیمتی بناتے ہوئے عوام الناس کی تربیت کے لئے مذکورہ چارٹ سے مدد لے کر اُن کے علمی ذوق کو دوبالا کریں۔ سابقہ کتب کتاب الادب، تنویر القرآن، کتاب الجنائز اور کتاب الصوم کی طرح اختصار کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ ہر کام میں اصلاح کی گنجائش باقی ہی ہوتی ہے جو یقیناً اس کتاب میں بھی ہوگی، احباب اپنی آراء سے آگاہ فرمائیں تا کہ آنے والی کتب میں پچاس موضوعات پر اربعینیات (40 احادیث) کی مدد سے منبر رسول ﷺ سے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا جو کام ہو رہا ہے اس میں مزید بہتری لائی جا سکے۔

والسلام

پروفیسر ڈاکٹر قاضی سلطان سکندر

نماز سے متعلقہ ضروری احکامات

نماز سے پہلے درج ذیل احکامات کا سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ ان چیزوں کے سمجھنے کے بعد نماز کا فاسد و باطل ہونا معلوم ہو سکے گا اور سجدہ سہو کہاں لازم آتا اور نماز کب مکروہ ہوتی ہے جیسے مسائل کا سمجھنا ان کے سمجھنے پر موقوف ہے۔

فرض: وہ حکم شرعی ہے جو دلیل قطعی (قرآن حکیم اور حدیث متواتر) سے ثابت ہو یعنی ایسی دلیل جس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہ ہو جیسے نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ اگر کوئی مسلمان ان کی فرضیت کا انکار کرے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے ان کو بغیر عذر ترک کرنے والا فاسق کہلاتا ہے۔ نماز کے اندر چند افعال بجالانا فرض ہیں (1: تکبیر تحریمہ کہنا۔ 2: قیام کرنا (یعنی کھڑے ہونا) 3: قرأت (یعنی قرآن مجید پڑھنا) 4: رکوع کرنا۔ 5: سجدہ کرنا۔ 6: قعدہ اخیرہ۔ 7: نماز سے نکلنا) جن کے بغیر سجدہ سہو کے باوجود نماز ادا ہی نہیں ہوتی۔

واجب: وہ حکم شرعی ہے جو دلیل ظنی سے ثابت ہو اور جسے ادا کرنے کا شریعت نے لازمی مطالبہ کیا ہو۔ (فرض کے انکار سے کفر لازم آتا ہے اور واجب کے انکار سے کفر لازم نہیں آتا) نماز میں کچھ امور واجب ہیں جن کے رہ جانے یا نماز کے فرائض کی یا ان واجبات کی تقدیم و تاخیر سے سجدہ سہو لازم آتا ہے۔ **واجباتِ نماز درج ذیل ہیں:**

(1) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے یا باجماعت نماز میں امام کے لئے)۔

(2) فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں تنہا نمازی کا سورہ فاتحہ پڑھنا۔

(3) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں اور واجب، سنت اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت یا بڑی آیت یا تین چھوٹی آیات پڑھنا۔

(4) سورہ فاتحہ کو کسی اور سورت سے پہلے پڑھنا۔

(5) قومہ یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہونا۔

(6) جلسہ یعنی دوسجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔

(7) تعدیل ارکان (یعنی رکوع سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا)۔

(8) قعدہ اولیٰ (یعنی تین چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشہد کے برابر بیٹھنا)۔

(9) دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔

(10) امام کو نمازِ فجر، مغرب، عشاء، عیدین، تراویح اور رمضان المبارک کے وتروں میں بلند آواز سے قرأت کرنا اور ظہر اور عصر کی نماز میں آہستہ پڑھنا۔

(11) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ الله کے ساتھ نماز ختم کرنا۔

(12) نماز وتر میں قنوت کے لئے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا۔

(13) عیدین کی نمازوں میں زائد تکبیریں کہنا۔

سنت: حضور نبی اکرم ﷺ کا ایسا طریقہ جاریہ ہے جو آپ کے قول یا فعل سے ثابت ہو اس کے کرنے پر اجر اور نہ کرنے پر ملامت ہے۔ سنت کی دو اقسام ہیں:

۱۔ سنت مؤکدہ ۲۔ سنت غیر مؤکدہ

سنت مؤکدہ: وہ عمل ہے جس کو حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیشہ بطور عبادت اپنایا ہو اس کے ادا کرنے پر اجر ملتا ہے اور بغیر عذر چھوڑ دینے کی عادت قابل ملامت و مذمت ہے۔

سنت غیر مؤکدہ: سے مراد ایسے امور ہیں جن کی حضور نبی اکرم ﷺ نے پابندی نہ کی ہو یعنی کبھی کیا ہو اور کبھی نہ کیا ہو جیسے عصر و عشاء کے فرضوں سے پہلے چار رکعت اور ہر ہفتے میں سوموار اور جمعرات کے روزے وغیرہ۔

مستحب: ایسا فعل ہے جس کے کرنے والے کو ثواب ہوگا اور نہ کرنے والے کو گناہ اور عذاب نہیں ہوگا جیسے وضو کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا مستحب ہے

مباح: وہ کام جو نہ حلال ہو نہ حرام ہو، اس فعل کو اپنی مرضی سے کرنے یا نہ کرنے پر ثواب یا عذاب کا تصور نہیں ہے، مثلاً لذیذ کھانے کھانا اور نفیس کپڑے پہننا۔

حرام: وہ فعل ہے جس سے شریعت نے لازمی طور پر رکنے کا کہا ہو، حرام کا چھوڑنا ضروری ہے جیسے مردار، خنزیر کا کھانا۔

مکروہ: وہ فعل ہے جس کے ترک کرنے کا مطالبہ حتمی اور لازمی طور پر نہ کیا گیا ہو۔

مکروہ کی دو قسمیں ہیں: **۱۔مکروہ تحریمی ۲۔مکروہ تنزیہی**

مکروہ تحریمی: وہ فعل جس سے لازمی طور پر رک جانے کا مطالبہ ہو اور وہ مطالبہ دلیل ظنی سے ثابت ہو یہ واجب کے مقابل ہے اور اس کو اپنانے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے مثلا نماز وتر کا چھوڑنا۔

مکروہ تنزیہی: وہ فعل ہے جس کو ترک کرنے کے مطالبہ میں شدت نہ پائی جائے مثلاً محرم الحرام کی صرف دسویں تاریخ کا روزہ رکھنا۔

اسلام کی پاسداری پر بیعت کی شرعی حیثیت:

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ **بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ میں نے رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر نماز قائم کرنے، زکوۃ دینے، اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔** (صحیح بخاری: کتاب مواقیت الصلاۃ۔ حدیث نمبر 524)

صوفیاء کرام کے ہاتھ پہ بیعت کے پیچھے دراصل یہ ہی روح کارفرما تھی لیکن شومئ قسمت کہ آج ایسا نہیں ہے۔

نماز کا طریقہ بمع اربعینِ صلوٰۃ

نماز کی نیت اور تکبیر تحریمہ:

میں نیت کرتا / کرتی ہوں اس نماز کی، نماز واسطے رب تعالیٰ کے دو رکعت نماز فرض آج کی فجر منہ طرف قبلہ شریف پیچھے امام صاحب کے۔ نیت کرنے کے بعد اَللّٰهُ اَكْبَرَ کہیں۔ یہ کہنا نماز میں فرض ہے اور ہاتھوں کو اٹھا کر تکبیر کہیں اور ہاتھ باندھ لیں①۔

نوٹ: نماز کی نیت میں رکعات اور وقت نماز کے حساب سے تبدیل کریں۔

①

حدیث نمبر ①

رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھے تک اٹھاتے پھر تکبیر کہتے۔ (صحیح مسلم: کتاب الصلوٰۃ۔ حدیث نمبر 863)

حدیث نمبر ②

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَاذَى بِإِبْهَامَيْهِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رفع یدین کیا یہاں تک کہ آپ کے دونوں ہاتھ دونوں مونڈھوں کے بالمقابل ہوئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں انگوٹھے دونوں کانوں کے بالمقابل ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَللّٰهُ اَكْبَرَ کہا۔ (سنن ابی داؤد: کتاب تفریع استفتاح الصلاۃ۔ حدیث نمبر 724)

حدیث نمبر ③

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جس وقت آپ نے نماز شروع کی تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کے بالمقابل اٹھایا، پھر میں (ایک زمانہ کے بعد) لوگوں کے پاس آیا تو فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلَى صُدُورِهِمْ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ میں نے انہیں دیکھا کہ وہ نماز شروع کرتے وقت اپنے ہاتھ اپنے سینوں تک اٹھاتے اور حال یہ ہوتا کہ ان پر جبے اور چادریں ہوتیں۔ (سنن ابی داؤد: کتاب تفریع استفتاح الصلاۃ۔ حدیث نمبر 728)

حدیث نمبر ④

حضرت ابو جُحَيفَہ سے روایت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ نماز میں ہتھیلی کو ہاتھ پر رکھ کر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔ (سنن ابی داؤد: کتاب تفریع استفتاح الصلاۃ۔ حدیث نمبر 756)

نوٹ: تکبیر تحریمہ کے وقت کان، کندھے اور سینے تک ہاتھ اُٹھانے کی تین طرح کی روایات موجود ہیں۔ مرد کا کانوں کے برابر اور عورت کا کندھوں تک ہاتھ اُٹھانا فطرت کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔

نماز میں قیام:

نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد کھڑے ہونا اور بائیں ہاتھ کو اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑنا② قیام کہلاتا ہے۔③ یہ نماز میں فرض ہے، اس کو ترک کرنے سے نماز نہیں ہوتی۔

②

حدیث نمبر⑤

حضرت ہلب طائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَؤُمُّنَا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری امامت کرتے تو بائیں ہاتھ کو اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑتے۔

(جامع ترمذی: کتاب الصلوٰۃ۔ حدیث نمبر 252)

③

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ (سورۃ البقرہ آیت 238)

ترجمہ: نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور درمیان والی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔

نماز میں ثناء:

ثناء پڑھنا نماز میں سنت ہے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

ترجمہ: پاک ہے تو اے اللہ جل جلالہ میں تیری حمد کرتا ہوں تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں④۔

④

حدیث نمبر⑥

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو کہتے

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

(جامع ترمذی: کتاب الصلاۃ۔ حدیث نمبر 243، صحیح مسلم 892)

تَعَوُّذ:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنا تعوذ کہلاتا ہے۔⑤ یہ سنت ہے۔

ترجمہ: میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

⑤

حدیث نمبر ⑦

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں پڑھتے تھے۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ

میں اللہ سمیع وعلیم کی شیطان مردود سے، پناہ چاہتا ہوں، اس کے وسوسوں سے، اس کے کبر ونخوت سے اور اس کے اشعار اور جادو سے۔ (جامع ترمذی: کتاب الصلاۃ۔حدیث نمبر 242)

تَسْمِيَہ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا تسمیہ کہلاتا ہے۔⑥ یہ سنت ہے۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے (شروع) جو بہت مہربان، رحم کرنے والا ہے۔

⑥

حدیث نمبر ⑧

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نماز شروع فرماتے تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھتے تھے۔

(جامع ترمذی: کتاب الصلاۃ۔حدیث نمبر 245)

سُورۃُ الْفَاتِحَہ:

یہ پڑھنا واجب ہے۔ اس کو چھوڑنے سے سجدہ سہو لازم آتا ہے۔ (بطور قرأتِ قرآن فرض ہے)⑦

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے ○ بہت مہربان (دنیا میں کافر اور مومن ہر ایک پر) ○ رحم کرنے والا (آخرت میں صرف مومن پر) ہے۔ بدلہ کے دن کا مالک ہے۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○

ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے ہم مدد چاہتے ہیں ○ ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت دے۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ○

ان لوگوں کا راستہ جن پر تُو نے انعام کیا، نہ ان کا جن (یہودیوں) پر غضب کیا گیا اور نہ ان کا جو (عیسائیوں) گمراہ ہوئے۔

۷

حدیث نمبر ⑨

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اس کی نماز نہیں جس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی۔

(جامع ترمذی: کتاب الصلاۃ۔ حدیث نمبر 247)

● احناف کے مطابق اس کا مصداق تنہا نماز پڑھنے والا ہے۔ تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے فاتحہ بطور قرأتِ قرآن فرض ہے۔ اور فاتحہ بطور سورۂ فاتحہ واجب ہے۔

● امام کے بلند آواز میں قرأت کرنے پر مقتدی کا خاموش رہنا قرآن کے درج ذیل حکم کی تابعداری ہے۔

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (سورۃ الاعراف آیت نمبر 204)

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تا کہ (اس کی برکت سے) تم پر رحمت ہو جائے۔

اور جب امام ظہر اور عصر جیسی سِرّی نمازوں میں ہو تو احناف مقتدی کے فاتحہ پڑھنے کو درج ذیل احادیث کی بنا پر ضروری خیال نہیں کرتے:

حدیث نمبر ⑩

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ جس کے لیے امام ہو تو امام کی قرأت اس (مقتدی) کی قرأت ہے۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب اقامۃ الصلاۃ۔ حدیث نمبر 850)

حدیث نمبر ⑪

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو کوئی نماز پڑھائی، (ہمارا خیال ہے کہ وہ صبح کی نماز تھی) نماز سے فراغت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا هَلْ قَرَأَ

مِنۡكُمۡ مِنۡ أَحَدٍ؟ کیا تم میں سے کسی نے قرأت کی ہے؟ ایک آدمی نے کہا جی ہاں، میں نے کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ میں سوچ رہا تھا کہ کیا بات ہے قرآن پڑھنے میں کوئی مجھ سے منازعت (کھینچا تانی) کر رہا ہے۔

(سنن ابن ماجه: کتاب اقامة الصلاة۔ حدیث نمبر 848)

حدیث نمبر ⑫

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ امام اس لیے ہوتا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے، اس لیے تم اس سے اختلاف نہ کرو۔

(صحیح بخاری: کتاب الاذان۔ حدیث نمبر 722، سنن ابن ماجه: کتاب اقامة الصلاة۔ حدیث نمبر 846)

سُورۃُ الْفَاتِحَۃ کے آخر میں آمِيْن (الٰہی تو قبول فرما) آہستہ کہنا سنت ہے۔ ⑧

⑧

حدیث نمبر ⑬

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگی تو اس کے پہلے سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (صحیح بخاری: کتاب الاذان۔ حدیث نمبر 780)

سُورۃُ الْإِخْلَاص:

قرآن کی کوئی بھی ایک بڑی آیت پڑھنا واجب ہے۔ ⑨

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

آپ فرما دیجئے وہ اللہ ایک ہے ۝ اللہ بے نیاز ہے ۝ نہ اس نے (کسی کو) جنا اور نہ (کسی نے) اس کو جنا ہے ۝ اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

⑨

حدیث نمبر ⑭

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی دو پہلی رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور آخری دو رکعات میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے۔ کبھی کبھی ہمیں ایک آیت سنا

بھی دیا کرتے تھے اور پہلی رکعت میں قرأت دوسری رکعت سے زیادہ کرتے تھے۔ عصر اور صبح کی نماز میں بھی آپ کا یہی معمول تھا۔ (صحیح بخاری: کتاب الاذان۔ حدیث نمبر 776)

حدیث نمبر ⑮

روای کہتے ہیں کہ ہم نے پوچھا! کیا نبی کریم ﷺ ظہر اور عصر میں قرآن مجید پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں! ہم نے پوچھا کہ آپ کو معلوم کس طرح ہوتا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ کی ریش مبارک کے ہلنے سے۔ (صحیح بخاری: کتاب الاذان۔ حدیث نمبر 777)

نوٹ: اسی حدیث کی بنیاد پر فقہاء کرام نے ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیات جن کی مقدار 18 حروف بن جائیں کا پڑھنا واجب کہا ہے۔

نماز میں رکوع کرنا:

یہ نماز میں فرض ہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے جھک کر سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ (یعنی پاک ہے میرا رب عظمت والا) کہیں۔⑩

⑩

رکوع کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ سر اور پیٹھ بالکل سیدھی رکھیں۔ رکوع میں پیٹھ اور پشت بالکل سیدھی رکھیں اور سر کو پیٹھ کے برابر یعنی سر نہ تو اونچا ہو اور نہ نیچا اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھ کر اُنہیں پکڑیں اور بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھیں۔

حدیث نمبر ⑯

رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ

آپ ﷺ نے رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے گویا آپ انہیں پکڑے ہوئے ہیں، اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو کمان کی تانت کی طرح (مضبوط) بنایا اور انہیں اپنے دونوں پہلوؤں سے جدا رکھا۔ (جامع ترمذی: ابواب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 260)

حدیث نمبر ⑰

مَنْ لَمْ يُقِمْ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَصَلَاتُهُ فَاسِدَةٌ جس نے رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں رکھی تو اس کی نماز فاسد ہے۔

(جامع ترمذی: ابواب الصلوٰۃ۔ حدیث نمبر 265)

حدیث نمبر ⑱

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ

فَلْيَقُلْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو اسے چاہیئے کہ تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہے، اور یہ کم سے کم مقدار ہے، وَإِذَا سَجَدَ فَلْيَقُلْ ثَلَاثًا اور جب سجدہ کرے تو کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہے۔ (سنن ابی داؤد: کتاب الصلوٰۃ۔ حدیث نمبر 886)

حدیث نمبر ⑲

رفع یدین نہ کرنے پر احناف کی دلیل یہ حدیث مبارکہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی طرح نماز نہ پڑھاؤں؟ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ تو انہوں نے نماز پڑھائی اور صرف پہلی مرتبہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ (جامع ترمذی: ابواب الصلوٰۃ۔ حدیث نمبر 257)

اس حدیث کو امام ترمذی نے حدیثِ حسن کہا ہے۔

قومہ:

رکوع سے اٹھتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ یہ واجب ہے۔ اور اطمینان سے کھڑے ہو کر کہیں سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَه (اللہ تعالیٰ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی) رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد ترجمہ: ہمارے پروردگار سب تعریفیں تیرے لیے ہی ہیں ⑪۔ قومہ میں امام سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَه کہے اور مقتدی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد کہے اور اکیلے نماز پڑھنے والا دونوں جملے کہے۔

⑪

حدیث نمبر ⑳

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو پڑھتے سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اللہ نے اس شخص کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف کی، اے ہمارے رب! تعریف تیرے ہی لیے ہے آسمان بھر، زمین بھر، زمین و آسمان کی تمام چیزوں بھر، اور اس کے بعد ہر اس چیز بھر جو تو چاہے۔

(جامع ترمذی: ابواب الصلوٰۃ۔ حدیث نمبر 266)

نماز میں سجدہ کرنا:

یہ فرض ہے۔ اَللّٰهُ اَكْبَر کہتے ہوئے زمین کی طرف جھکتے ہوئے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى (پاک ہے میرا رب بڑا عالی شان) پڑھیں ⑫۔ اور حرکات وسکنات میں امام سے پہل نہ کریں۔

⑫

حدیث نمبر ㉑

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ آپ سجدہ ادا فرماتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھتے اور اٹھتے وقت پہلے ہاتھ اٹھاتے تھے۔

(جامع ترمذی: ابواب الصلاۃ۔ حدیث 268)

حدیث نمبر ㉒

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ أَوْ لَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ **کیا تم میں وہ شخص جو (رکوع یا سجدہ میں) امام سے پہلے اپنا سر اٹھالیتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ کہیں اللہ پاک اس کا سر گدھے کے سر کی طرح بنادے یا اس کی صورت کو گدھے کی سی صورت بنادے۔**

(صحیح بخاری: کتاب الاذان۔ حدیث نمبر 691)

حدیث نمبر ㉓

سجدے میں پیشانی اور ناک زمین پر لگائیں دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں کے برابر رکھنا دونوں طرح ٹھیک ہے پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھیں اور دونوں قدم سیدھے رکھیں۔

(صحیح بخاری: کتاب الاذان۔ حدیث نمبر 807 تا 813)

حدیث نمبر ㉔

سجدے میں سینہ، پیٹ، ران، پنڈلی، بغل اور زمین میں مناسب فاصلہ رکھیں۔

(سنن ابی داؤد: کتاب الصلوۃ۔ حدیث نمبر 730)

حدیث نمبر ㉕

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ جب

بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں قدم سجدہ کرتے ہیں۔ (سنن ابی داؤد: کتاب تفریع استفتاح الصلاۃ۔ حدیث نمبر 891)

نماز میں جلسہ:

دو سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا، یہ واجب ہے۔

دوسرا سجدہ بھی پہلے سجدے کی طرح ہے۔ اس کا طریقہ بھی وہی ہے جو پہلے سجدے میں بیان ہوا اور اس میں بھی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی تین بار پڑھیں، یہ سنت ہے۔⑬

⑬

حدیث نمبر㊻

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سجدہ سے اپنا سر اٹھاتے اور اپنا بایاں پاؤں موڑ کر بچھاتے پھر اس پر بیٹھتے اور سیدھے ہوتے، یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے ٹھکانے پر آجاتی، پھر دوسرا سجدہ فرماتے۔ (جامع ترمذی: کتاب الصلاۃ، حدیث نمبر 304)

حدیث نمبر㊼

نبی کریم ﷺ نے جلسے میں مختلف دعائیں پڑھی ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ اے اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما مجھے ہدایت دے مجھے عافیت سے رکھ اور مجھے روزی عطا کر۔ (سنن ابی داؤد: کتاب الصلوۃ۔ حدیث نمبر 850)

دوسری رکعت:

دوسرے سجدے کے بعد پاؤں کے پنجوں پر سیدھے کھڑے ہو جائیں اور کسی مجبوری کے بغیر ہاتھوں سے زمین پر ٹیک نہ لگائیں۔ کھڑے ہو کر پہلی رکعت کی طرح اس میں بھی ہاتھ باندھ لیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر سورۃ الفاتحہ پڑھیں اور کوئی بڑی آیت یا چھوٹی سورت ملائیں⑭۔ پہلی رکعت کی طرح رکوع، قومہ، سجدے کر کے دو، تین یا چار رکعت نماز مکمل کریں۔

⑭

اگر دونوں رکعتوں میں الگ الگ سورتیں پڑھیں تو دو باتوں کا خیال رکھیں۔

(1) دوسری رکعت میں جو سورت پڑھیں وہ پہلی رکعت والی سورت سے آگے کی ہو مثلاً پہلی رکعت

میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھی ہے تو اب اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ پڑھیں۔(2) چھوٹی سورتیں پڑھنے کی صورت میں درمیان میں ایک سورت نہ چھوڑیں۔

سنت غیر مؤکدہ یا کوئی بھی چار رکعت نوافل میں قعدہ اولی (درمیانہ التحیات) پورا (یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ تک) پڑھیں اور تیسری رکعت ثناء سے شروع کریں اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ ملائیں۔

تَشَھُّد:

اسے قعدہ اولیٰ بھی کہتے ہیں⑮۔ بیٹھنے کے بعد تشہد پڑھیں⑯ جو اس طرح ہے۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ○ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ○

تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی ﷺ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر ○ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

⑮

حدیث نمبر㊽

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اِنَّمَا سُنَّۃُ الصَّلَاۃِ اَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْیُمْنٰی وَتَثْنِیَ الْیُسْرٰی نماز میں سنت یہ ہے کہ (تشہد میں) دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور بایاں پھیلا دے۔ (صحیح بخاری: کتاب الاذان۔ حدیث نمبر 827)

⑯

حدیث نمبر㊾

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں بیٹھتے تو یہ کہتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰہِ قَبْلَ عِبَادِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی فُلَانٍ وَفُلَانٍ اللہ پر سلام ہو اس کے بندوں پر سلام سے پہلے یا اس کے بندوں کی طرف سے اور فلاں فلاں شخص پر

سلام ہو،تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسامت کہا کرو کہ اللہ پر سلام ہو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ خود سلام ہے، بلکہ جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو یہ کہے التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔سلام ہو آپ پر اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر، کیونکہ جب تم یہ کہو گے تو ہر نیک بندے کو خواہ آسمان میں ہو یا زمین میں ہو یا دونوں کے بیچ میں ہو اس (دعا کے پڑھنے) کا ثواب پہنچے گا (پھر یہ کہو) أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، پھر تم میں سے جس کو جو دعا زیادہ پسند ہو، وہ اس کے ذریعہ دعا کرے۔

(سنن ابی داؤد: کتاب الصلوٰۃ-حدیث نمبر 968)

تَشَهُّد میں شہادت کی انگلی سے اشارہ:

تشہد میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی لَآ پر انگلی اٹھائیں اور لفظ اِلَّا پر رکھ دیں لَآ اِلٰهَ پڑھتے وقت انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ بنا کر چھوٹی انگلی اور اس کے پاس کی انگلی کو بند کریں۔⑯

⑯

حدیث نمبر ⑳

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ حَلَّقَ الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى وَرَفَعَ الَّتِي تَلِيهِمَا يَدْعُو بِهَا فِي التَّشَهُّدِ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے انگوٹھے اور بیچ والی انگلی کا حلقہ بنایا، اور ان دونوں سے متصل (شہادت کی) انگلی کو اٹھایا، اس سے تشہد میں دعا کر رہے تھے۔ (سنن ابن ماجہ: کتاب اقامۃ الصلاۃ-حدیث نمبر 912)

قعدہ اولیٰ:

تین یا چار رکعت والی نماز میں دوسری رکعت کا دوسرا سجدہ کرنے کے بعد بیٹھنا قعدہ اولیٰ کہلاتا ہے اور یہ واجب ہے۔

قعدہ اخیرہ:

آخری رکعت کا دوسرا سجدہ کرنے کے بعد بیٹھنا، یہ فرض ہے۔

سجدہ سہو:

نماز کے واجبات میں کوئی چھوٹ جائے یا تقدیم و تاخیر ہو جائے یا فرض میں تاخیر ہو تو آخری رکعت میں تشہد کے بعد دائیں طرف ایک سلام پھیرے اور پھر دو سجدے کرے پھر بیٹھ کر تشہد اور درود اور دعا پڑھے اور پھر دونوں طرف سلام پھیر دے۔ (اس کو سجدہ سہو کہتے ہیں) ⑱

⑱

حدیث نمبر ㉛

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آ کر اسے مشتبہ کر دیتا ہے یہاں تک کہ اسے یاد نہیں رہتا کہ اس نے نماز کی کتنی رکعات پڑھی ہیں پس جب تم میں سے کوئی اس کو پائے تو وہ بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے کرے۔ (صحیح مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ۔ حدیث نمبر 1265)

درود شریف:

اس کے بعد درود شریف (درودِ ابراہیمی) پڑھیں، جو یوں ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

الٰہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر رحمتیں نازل فرما جس طرح تو نے رحمتیں بھیجیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو تعریف کیا گیا ہے، بہت

بزرگی والا ہے۔الٰہی برکت دے حضرت محمد ﷺ کو اور حضرت محمد ﷺ کی آل کو جس طرح تو نے برکت دی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو بے شک تو تعریف کیا گیا ہے بہت بزرگی والا ہے۔⑲

⑲

حدیث نمبر ۳۲

حضرت کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ آپ پر سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے، (اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ) لیکن آپ پر صلوٰۃ کا کیا طریقہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یوں پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ○ (صحیح بخاری: کتاب التفسیر۔ حدیث نمبر 4797)

درود پاک کے بعد کوئی بھی مسنون دعا مانگی جا سکتی ہے۔

نماز میں پڑھی جانے والی معروف دعا:

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ○

ترجمہ: اے میرے پروردگار مجھے نماز کا پابند بنا دے اور میری اولاد کو بھی اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول فرما ○ اے ہمارے پروردگار مجھے اور میرے ماں باپ کو اور سارے مسلمانوں کو بخش دے اس روز جب کہ (عملوں کا) حساب ہونے لگے۔⑳

⑳

(سورۂ ابراہیم۔ آیت نمبر 40،41)

حدیث نمبر ۳۳

مسنون دعا نمبر ۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اے اللہ میں تجھ سے عذاب قبر، آگ کے

عذاب، زندگی اور موت کے فتنے اور مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔

(صحیح بخاری: کتاب الجنائز۔ حدیث نمبر 1377)

خُرُوْج بِصُنْعِهٖ:

یہ فرض ہے۔ اس سے مراد نمازی کا کسی عمل کے ذریعے نماز سے باہر آنا اور نماز ختم کرنا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ نمازی پہلے دائیں جانب منہ پھیر کر کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰه (تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت) پھر بائیں جانب منہ پھیر کر یہی کلمہ دہرائے۔ ؀۲۱

؀۲۱

حدیث نمبر ۳۴

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں اور بائیں السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہتے ہوئے سلام پھیرتے یہاں تک کہ آپ کی گال کی سفیدی دکھائی دیتی۔

(سنن ابی داؤد: کتاب الصلوٰۃ۔ حدیث نمبر 996، سنن ابن ماجہ: کتاب اقامۃ الصلاۃ۔ حدیث نمبر 914)

سلام پھیرتے وقت دل میں یہ ارادہ ہو کہ دائیں بائیں موجود فرشتوں، نمازیوں اور نیک مخلوقات کو سلام کر رہا ہوں۔

فرض نماز کے بعد ذکر اور دعا کا بیان: ؀۲۲

سلام کے بعد دعا کرنا سنت ہے، اور دعا بذات خود ایک عبادت ہے کسی بھی زبان میں کوئی بھی جائز دعا (مانگی) جاسکتی ہے۔

؀۲۲

حدیث نمبر ۳۵

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد نہیں بیٹھتے تھے مگر اتنی مقدار میں کہ جس میں درج ذیل تسبیح کہتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ یا اللہ تو سلام ہے اور سلامتی تجھ سے ہے اے ہمارے رب تو برکت والا اور عزت وجلال والا ہے۔ (صحیح مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1335)

نماز کے بعد ذکر:

نماز کے بعد ذکر کی مختلف روایات ملتی ہیں، پڑھنے والا فرض نہ سمجھے منع کرنے والا بدعت وحرام نہ کہے۔ آیۃ الکرسی، استغفار، تسبیحات اور تکبیر وغیرہ پڑھنے کی متعدد روایات ملتی ہیں۔ اگر نماز کے متصل بعد ذکر اور وقفہ کے ساتھ ذکر کرنے میں امتیاز کرلیا جائے تو یہ نزاع کم ہوسکتا ہے۔ نماز کے بعد لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کا ذکر رائج ہونا اس کے أَفْضَلُ الذِّكْر ہونے کی وجہ سے ہے۔ (۴۳)

(۴۳)

حدیث نمبر (۳۶)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا سب سے بہترین ذکر لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور سب سے بہترین دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب الادب۔ حدیث نمبر 3800)

حدیث نمبر (۳۷)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں فرض نماز کے بعد با آواز بلند ذکر معروف تھا۔

(صحیح بخاری: کتاب الاذان۔ حدیث نمبر 841)

حدیث نمبر (۳۸)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ میں جب اس ذکر کی آواز سنتا تو جان لیتا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں۔

(صحیح مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ۔ حدیث نمبر 1318)

حدیث نمبر (۳۹)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یہ پڑھتے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کے لیے ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! جو کچھ تو نے دیا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ تو نے روک دیا اسے

کوئی دینے والانہیں اور کسی مالدار (کو تیری بارگاہ میں) اس کا مال نفع نہیں پہنچا سکتا۔

(صحیح بخاری: کتاب الدعوات۔ حدیث نمبر 6330)

سُترہ:

ایسی شے جو نمازی اپنے آگے رکھ کر نماز ادا کرے تاکہ دوران نماز اس کے آگے سے گزرنے والا گناہ گار نہ ہو اسے سترہ کہتے ہیں۔ نمازی کے آگے سے گزرنے کی شدید ممانعت کی گئی ہے۔

سترہ زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ اونچا کسی بھی چیز کا ہو اور کم از کم ایک ہاتھ اونچا ایک انگلی کے برابر موٹا ہونا چاہیے اگر بہت زیادہ اونچا ہو تب بھی حرج نہیں۔ (۲۴)

(۲۴)

حدیث نمبر (۴۰)

نمازی کے آگے سے گزرنے والا بڑے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا **لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ** اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو معلوم ہو کہ اس کی سزا کیا ہے تو وہ چالیس (مہینے یا سال وہاں) کھڑا انتظار کرتا اور یہ اس کے لئے نمازی کے آگے سے گزرنے سے بہتر ہوتا، راوی کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے چالیس دن کہا، یا چالیس مہینے کہا یا چالیس سال۔ (جامع ترمذی: کتاب الصلوٰۃ۔ حدیث نمبر 336)

درج ذیل امور نماز میں سنت ہیں:

(۱) تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔

(۲) دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو معمول کے مطابق کھولنا اور قبلہ رخ رکھنا۔

(۳) تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا۔

(۴) امام کا تکبیر تحریمہ اور ایک حالت سے دوسری حالت میں جانے کی تمام تکبیریں بلند آواز میں کہنا۔

(۵) سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا۔

(۶) ثناء پڑھنا (۷) تعوذ (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ) پڑھنا۔

(۸) تسمیہ (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) پڑھنا۔

(۹) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنا۔

(۱۰) آمین کہنا (۱۱) رکوع اور سجدے میں تین بار تسبیح پڑھنا۔

(۱۲) رکوع میں سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا۔

(۱۳) قومہ میں امام کا سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا اور مقتدی کا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا اور اکیلے نماز پڑھنے والے کا دونوں پڑھنا۔

(۱۴) سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھنا اور اٹھتے وقت اس کے برعکس عمل کرنا۔

(۱۵) جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سر قبلہ رخ ہوں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔

(۱۶) تشہد میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر انگلی سے اشارہ کرنا۔

(۱۷) قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود ابراہیمی پڑھنا۔

(۱۸) درود کے بعد دعا پڑھنا۔

(۱۹) پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔

نماز میں درج ذیل مستحبات ہیں:

۱؎ قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ نگاہ رکھنا ۲؎ رکوع میں قدموں پر نظر رکھنا ۳؎ سجدے میں نظر ناک پر رکھنا ۴؎ قعدہ کی حالت میں گود میں نظر رکھنا ۵؎ سلام میں دائیں اور پھر بائیں جانب کے کندھے پر نظر رکھنا ۶؎ جمائی کو حالتِ قیام میں دائیں ہاتھ سے منہ ڈھانک کر روکنا اور دوسری حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پیٹھ سے قابو کرنا ۷؎ مردوں کا تکبیر تحریمہ کے لئے کپڑے سے ہاتھ باہر نکالنا اور عورتوں کا اندر رکھنا ۸؎ کھانسی روکنے کی کوشش کرنا ۹؎ حالت قیام میں دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلیوں کا فاصلہ ہو۔

نماز کے مکروہات:

1۔ ہر ایسا کام جو نماز میں اللہ کی طرف سے توجہ ہٹا دے مکروہ ہے 2۔ داڑھی بدن یا کپڑوں سے کھیلنا 3۔ ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا 4۔ آسمان کی طرف دیکھنا 5۔ کمر یا کولہے وغیرہ پر ہاتھ رکھنا 6۔ سجدے میں جانے یا اٹھتے وقت کپڑے سمیٹنا 7۔ سَدْلِ ثَوْب یعنی کپڑا لٹکانا مثلاً سر یا کندھوں پر اس طرح لٹکانا کے دونوں کنارے لٹکتے ہوں 8۔ آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی رکھنا 9۔ انگلیاں چٹخانا 10۔ انگلیوں کی قینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا 11۔ بول و براز پاخانہ پیشاب یا ہوا کے غلبے کے وقت نماز ادا کرنا 12۔ بلاوجہ کھنگارنا 13۔ ناک منہ کو چھپانا 14۔ جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اس کو پہن کر نماز پڑھنا 15۔ نمازی کے سامنے یا سر پر تصویر کا ہونا 16۔ کسی کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا 17۔ پگڑی یا عمامہ اس طرح باندھنا کے درمیان سے سر ننگا ہو 18۔ صرف شلوار یا چادر

باندھ کرنماز پڑھنا 19۔امام سے پہلے رکوع وسجود میں جانا یااٹھنا 20۔چلتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہنا 21۔امام کوکسی آنے والے کی خاطر نماز کو بلاوجہ لمبا کرنا 22۔قبر کے سامنے اس طرح نماز پڑھنا کہ درمیان میں کوئی چیز بطور سترہ حائل نہ ہو 23۔غصب کی ہوئی زمین، مکان یا کھیت میں نماز پڑھنا 24۔الٹا کپڑا پہن/اوڑھ کرنماز پڑھنا 25۔حالت نماز میں پینٹ،شلوار، جبہ، قمیض وغیرہ کوسمیٹنا مکروہ ہے۔لیکن نماز سے قبل کپڑوں کوٹخنوں سے اوپر کر لینا جائز ہے۔

نمازتوڑنے والے اعمال:

بلاعذرنمازتوڑنا حرام ہے۔اپنی یا کسی کی جان ومال اورعزت بچانے کے لئے نمازتوڑنا جائز ہے۔ بعض اعمال کی وجہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اوراسے لوٹانا ضروری ہوجاتا ہے انہیں مفسداتِ نماز کہتے ہیں:1۔نماز میں بات چیت کرنا چاہے ارادتاً ہو یا غیرارادتاً 2۔ دردا ور مصیبت کی وجہ سے آہ وبکا کرنا یا اُف کہنا(لیکن جنت ودوزخ کے ذکر پر رونے سے نماز فاسد نہیں ہوتی)اگر بے اختیار مریض کی آہ نکلی تو معاف ہے۔ 3۔چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا 4۔کسی کی چھینک پر یَرْحَمُكَ اللہ یا کسی کے جواب میں یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ کہنا 5۔ بری خبر پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا 6۔اچھی خبر پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا 7۔دیکھ کرقرآن پڑھنا 8۔کھانا پینا لیکن دانتوں میں کوئی شے تھی اسے نگل لیا تو اگر چنے کے برابر یا بڑی تھی تو نماز فاسد ہوگی اگر چنے کی مقدار سے کم ہوتو نماز فاسد نہ ہوگی 9۔عمل کثیر یعنی ایسا کام کرنا کہ دیکھنے والا یہ گمان کرے کہ وہ نماز نہیں ہے 10۔نمازی کا اپنے امام کے سوا کسی اورکولقمہ دینا 11۔قہقہہ لگا کر ہنسنا 12۔امام کا نماز سے خارج شخص سے لقمہ لینا 13۔بلاعذر سینے کوقبلہ سے پھیرنا 14۔نمازمکمل ہونے سے پہلے جان بوجھ کرسلام پھیرنا اگر بھول کرسلام پھیرا تو نماز نہیں ٹوٹے گی لیکن آخر میں سجدہ سہو لازم ہوگا۔

چندمتفرق مسائل:

- دوران نماز موبائل بند کرنے کا عمل ایک یا دو بار کرلیا تو اس سے نماز میں کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ یہ عمل قلیل ہے اس کے برعکس اگر اس نے بار بار ایسا کیا تو عمل کثیر کی بنا پر نماز فاسد ہو جائے گی بہتر یہ ہے کہ ایک ہاتھ سے موبائل فون آف کردیا جائے۔
- ایام مخصوصہ یعنی حیض نفاس (Menses) کے دنوں میں عورت کو نمازیں معاف ہیں وہ قضاء یا ادا نہیں کرے گی جب کہ روزے کی قضا لازم ہے حدیث مبارکہ میں ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ حائضہ (Menses والی) عورت نماز چھوڑ دے اور روزوں کی قضاء کرے۔

(صحیح مسلم: کتاب الحیض۔حدیث نمبر 335)

- نماز کے دوران عورت کے جسم کا حصہ یا بال نظر نہ آئیں۔عورت کو عام حالات میں بھی باریک لباس اور باریک دوپٹہ کی ممانعت ہے۔

(سنن ابی داؤد: کتاب اللباس۔حدیث نمبر 4104)

- مسافر کو گاڑی سے اترنے میں جان جانے کا یا بیمار ہونے یا بیماری بڑھنے یا درندے کا خطرہ ہو یا مسافر اتنا کمزور ہو کہ کسی کی امداد کے بغیر اتر نہیں سکتا یا سوار نہیں ہوسکتا یا اسے سامان چوری ہوجانے یا گاڑی کے چلے جانے کا خطرہ ہو تو ان صورتوں میں مسافر کے لئے گاڑی، کشتی، ہوائی جہاز، بحری جہاز اور جانور کی سواری پر نماز پڑھنا جائز ہے۔نماز شروع کرتے ہوئے قبلہ کے رخ کا تعین کرلے۔
- باجماعت نماز کے لیے صف کی ترتیب اس طرح ہو کہ امام پہلی صف کے آگے درمیان میں کھڑا ہوں اس کے بعد پہلی صف مکمل کی جائے پھر دوسری پھر تیسری اور پھر باقی صفیں بنائی جائیں۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہلی صف مکمل کرو پھر اس کے بعد والی صف بس اگر صفوں میں کوئی کمی رہ جائے تو وہ آخر والی صف میں ہو۔

(سنن ابی داؤد: کتاب الصلوۃ۔حدیث نمبر 671)

نمازِ جنازہ کا بیان

نماز جنازہ کے ثبوت پر قرآن کی ایک آیت اور ایک حدیث مبارکہ درج ذیل ہے۔

وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمۡ عَلٰى قَبۡرِهٖ ؕ اِنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَمَاتُوۡا وَهُمۡ فٰسِقُوۡنَ (سورۃ التوبہ۔آیت نمبر 84)

ترجمہ: اور آپ کبھی بھی ان (منافقوں) میں سے جو کوئی مرجائے اس (کے جنازے) پر نماز نہ پڑھیں اور نہ ہی آپ اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔ بیشک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ کفر کیا اور وہ نافرمان ہونے کی حالت میں ہی مر گئے۔

حضرت عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا **إِنَّ أَخَاكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ** کہ تمہارے بھائی کا انتقال ہو گیا تم لوگ اٹھو اور اس کی نماز جنازہ ادا کرو۔ (سنن نسائی: کتاب الجنائز۔حدیث نمبر 1948)

بعض اہل علم اس حدیث مبارکہ سے غائبانہ نماز جنازہ کا استدلال کرتے ہیں۔ احناف کے نزدیک شاہ نجاشی کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھانا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت تھی۔ اب اُس کے جواز کے لیے یہ شرط ہے کہ مردہ شخص ایسے ملک میں ہو، جہاں کوئی مسلمان اس کا جنازہ پڑھنے والا نہ ہو۔

نیت:

میں نیت کرتا ہوں چار تکبیر ① نمازِ جنازہ، فرض کفایہ، ثناء واسطے اللہ تعالیٰ کے، درود واسطے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، دعا واسطے حاضر میت کے، پیچھے امام صاحب کے، منہ طرف قبلہ شریف کے۔ مقتدی آہستہ آواز سے اَللّٰهُ اَكۡبَر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔ ②

①

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحمہ نجاشی رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھی اور اس میں چار تکبیریں کہیں۔

(۲)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ جب آپ نماز جنازہ پڑھتے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتے پھر دعا کرتے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ:ج3ص294، مطبوعہ ادارۃ القرآن، کراچی)

ثناء:

نیت کے بعد اَللّٰہُ اَکۡبَر کہہ کر ثناء پڑھیں۔

سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِكَ وَتَبَارَكَ اسۡمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَآءُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيۡرُكَ

ترجمہ: یااللہ! میں تیری تعریف کے ساتھ پاکیزگی بیان کرتا ہوں تیرا نام برکت والا، تیری شان بلند اور تیری ثناء برتر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اس کے بعد امام صاحب کے ساتھ اَللّٰہُ اَکۡبَر کہیں ہاتھ نہ اٹھائیں، امام صاحب اونچی آواز میں اَللّٰہُ اَکۡبَر کہتے ہیں آپ آہستہ کہیں جس طرح باقی نمازوں میں ہوتا ہے۔

درود شریف:

اَللّٰہُ اَکۡبَر کہنے کے بعد یہ درود شریف پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيۡتَ وَسَلَّمۡتَ وَبَارَكۡتَ وَرَحِمۡتَ وَتَرَحَّمۡتَ عَلٰى اِبۡرَاهِيۡمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبۡرَاهِيۡمَ اِنَّكَ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكۡ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكۡتَ عَلٰى اِبۡرَاهِيۡمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبۡرَاهِيۡمَ اِنَّكَ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ ط

ترجمہ: اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر رحمت بھیج جس طرح تو نے رحمت بھیجی اور سلام بھیجا اور برکت دی اور مہربانی کی اور رحم کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ ہے۔

بالغ مرد اور عورت کی دعا:

درود شریف پڑھنے کے بعد پھر امام صاحب اَللّٰہُ اَکۡبَر کہیں گے آپ بھی آہستہ سے اَللّٰہُ اَکۡبَر

کہیں، ہاتھ نہ اٹھائیں۔ اَللّٰہُ اَکْبَر کہنے کے بعد سنت سے ثابت کوئی بھی دعا پڑھیں دو دعائیں درجہ ذیل ہیں۔

(۱)اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنثانَاط اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِط وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیمانِ ط ○

ترجمہ: یااللہ بخش دے ہمارے ہر زندہ کواور ہر مردہ کواور ہمارے ہر حاضراور ہمارے ہر غائب کواور ہمارے ہر چھوٹے اور بڑے کواور ہمارے ہر مرد اور عورت کو۔ الٰہی! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے اس کو ایمان پر موت دے۔

(سنن ابی داؤد: کتاب الجنائز۔حدیث نمبر 3201، سنن ابن ماجہ: کتاب الجنائز۔حدیث نمبر 1498)

(۲) اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہُ وَارْحَمْہُ وَعَافِہِ وَاعْفُ عَنْہُ وَأَکْرِمْ نُزُلَہُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہُ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہِ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْأَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِنْ دَارِہِ وَأَھْلًا خَیْرًا مِنْ أَھْلِہِ وَزَوْجًا خَیْرًا مِنْ زَوْجِہِ وَأَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَأَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ ○

ترجمہ: اے میرے اللہ اس کو بخش اور رحم کر اور اسے عافیت عطا فرما اور اسے معاف فرما اور اس کے اترنے کو مکرم بنادے اور اس کی قبر کو کشادہ فرما اور اسے پانی برف اور اولوں سے دھودے اور اس کے گناہوں کو اس طرح صاف کردے جیسا کہ سفید کپڑا میل کچیل سے صاف ہوجاتا ہے اور اسے اس کے گھر کے بدلے بہتر گھر عطا فرما اور گھر والوں سے بہتر گھر والے اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما اور اسے جنت میں داخل فرما اور عذاب قبر سے بچا اور جہنم کے عذاب سے بچا۔

(صحیح مسلم: کتاب الجنائز۔حدیث نمبر 2232)

نابالغ لڑکے کے لیے دعا:

اگر میت نابالغ بچہ ہوتو ثناء اور درود شریف اُسی طرح پڑھیں لیکن دعا یوں مانگیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعاً وَّمُشَفَّعًا

ترجمہ: الٰہی اس (لڑکے) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنادے اور اس کو ہمارے لئے اجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنے والا بنادے اور اس کو ہماری سفارش کرنے والا بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

نابالغ لڑکی کے لیے دعا:

اگر میت نابالغ بچی ہو تو اس طرح دعا مانگیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً

ترجمہ: الٰہی! اس (لڑکی) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والی بنادے اور اس کو ہمارے لئے اجر (کی موجب) اور وقت پر کام آنے والی بنادے اور اس کو ہمارے لئے سفارش کرنے والی بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو۔

سلام پھیرنا:

جب دعا پڑھ لی جائے تو امام صاحب چوتھی تکبیر کہہ کر ہاتھ کھولنے کے لئے دونوں طرف سلام پھیرتے ہیں آپ بھی اسی طرح کریں۔ [1]

[1] نوٹ: نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے اگر کچھ لوگ بھی پڑھ لیں تو سب کی ذمہ داری پوری ہو جاتی ہے اور اگر کوئی بھی نہ پڑھے تو سب گناہ گار ہوتے ہیں لیکن چونکہ یہ مرنے والے کا حق ہے اس لئے یہ حق ادا کرنا چاہیے۔

اسلام میں طہارت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، صوفیاء نے اس طہارت کو ظاہری اور باطنی کے نام سے تعبیر کیا ہے۔ ظاہری سے وضو، غسل اور تیمّم مراد لیتے ہیں اور باطنی سے توبہ مراد لیتے ہیں جس کا ذکر کشف المحجوب کے ضمن میں کتاب کے آخر میں کیا جائے گا۔

وضو، غسل اور تیمّم:

وضو، غسل، تیمم کے فرائض کو لائن لگا کر واضح کر دیا گیا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۭ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (سورۃ المائدہ-آیت نمبر 6)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کیلئے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہو تو (وضو کے لئے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت (دھولو)، اور اگر تم حالت جنابت میں ہو تو (نہا کر) خوب پاک ہو جاؤ، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی رفعِ حاجت سے (فارغ ہو کر) آیا ہو یا تم نے عورتوں سے قربت (مجامعت) کی ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو (اس صورت میں) پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔ پس (تیمم یہ ہے کہ) اس (پاک مٹی) سے اپنے چہروں اور اپنے (پورے) ہاتھوں کا مسح کر لو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ وہ تمہارے اوپر کسی قسم کی سختی کرے لیکن وہ (یہ) چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کر دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے تا کہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

نماز کا مقررہ اوقات میں ہونا:

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

ترجمہ: پھر جب تم نماز پوری کرلو تو کھڑے بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے رہو۔ پھر جب تم دشمن کی طرف سے مطمئن ہوجاؤ تو (معمول کے مطابق) نماز قائم کرو کیونکہ نماز پابندی وقت کے ساتھ مومنوں پر فرض ہے۔(سورۃ النساء۔آیت نمبر 103)

پانچ نمازوں کے مقررہ اوقات:

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا (سورۃ الاسراء آیت نمبر 78)

ترجمہ: آپ سورج ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک (ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی) نماز قائم فرمایا کریں اور نمازِ فجر کا قرآن پڑھنا بھی (لازم کرلیں)، بیشک نمازِ فجر کے قرآن میں (فرشتوں کی) حاضری ہوتی ہے (اور حضوری بھی نصیب ہوتی ہے)

نمازوں کے اوقات (فجر، ظہر اور عشاء) کا بیان:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۚ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (سورۃ النور۔آیت نمبر 58)

ترجمہ: اے ایمان والو! چاہیے کہ تمہارے زیردست (غلام اور باندیاں) اور تمہارے ہی وہ بچے جو (ابھی) جوان نہیں ہوئے (تمہارے پاس آنے کے لئے) تین مواقع پر تم سے اجازت لیا کریں

(ایک) نمازِ فجر سے پہلے اور (دوسرے) دوپہر کے وقت جب تم (آرام کے لئے) کپڑے اتارتے ہو اور (تیسرے) نمازِ عشاء کے بعد (جب تم خواب گاہوں میں چلے جاتے ہو)، (یہ) تین (وقت) تمہارے پردے کے ہیں، ان (اوقات) کے علاوہ نہ تم پر کوئی گناہ ہے اور نہ ان پر، (کیونکہ بقیہ اوقات میں وہ) تمہارے ہاں کثرت کے ساتھ ایک دوسرے کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں، اسی طرح اللہ تمہارے لئے آیتیں واضح فرماتا ہے، اور اللہ خوب جاننے والا حکمت والا ہے۔

نماز کی پابندی پر بخشش کی بشارت:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے **خَمْسُ صَلَوَاتٍ إِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالَى مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ** اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جو شخص ان کے لیے اچھی طرح وضو کرے گا، اور انہیں ان کے وقت پر ادا کرے گا، ان کے رکوع وسجود کو پورا کرے گا تو اللہ تعالیٰ کا اس سے وعدہ ہے کہ اسے بخش دے گا، اور جو ایسا نہیں کرے گا تو اللہ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں چاہے تو اس کو بخش دے، چاہے تو اس کو عذاب دے۔

(سنن ابی داؤد: کتاب الصلوۃ۔حدیث نمبر 425)

قصر نماز کا بیان:

سفر میں چار رکعت فرائض والی نمازوں کو نصف کر کے پڑھنا قصر کہلاتا ہے۔ تین اور دو رکعت میں قصر نہیں ہے۔

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ إِنَّ الْكٰفِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِينًا

(سورۃ النساء۔آیت نمبر 101)

ترجمہ: اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم نماز میں قصر کرو (یعنی چار رکعت فرض کی جگہ دو پڑھو) اگر تمہیں اندیشہ ہے کہ کافر تمہیں تکلیف میں مبتلا کر دیں گے۔ بیشک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں۔

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، میں نے کہا اللہ تعالیٰ قصر نماز کے متعلق فرماتا ہے (سورۃ النساء۔آیت نمبر 101) لیکن اب اس وقت تو لوگ (امن و امان میں) ہو گئے ہیں؟ انہوں نے کہا جس بات پر تمہیں تعجب ہوا مجھے بھی اسی پر تعجب ہوا تھا، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس سلسلے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ یہ صدقہ ہے، جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ہے، لہٰذا تم اس کے صدقہ کو قبول کرو۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب اقامۃ الصلاۃ و السنۃ۔حدیث نمبر 1065)

قصر نماز کے متفرق مسائل:

1۔ سنتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی البتہ خوف اور ایسی کسی مجبوری مثلاً گاڑی کے نکلنے کا اندیشہ وغیرہ ہو تو اس حالت میں سنتیں چھوڑ سکتا ہے۔

2۔ مقیم کو چاہیے کہ مسافر کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کرے اور جب امام سلام پھیر دے تو مقیم مقتدی کھڑا ہو جائے اور اپنی باقی دو رکعتیں پڑھ لے۔

3۔ اگر کسی کی نماز سفر میں قضا ہو گئی تو گھر پہنچ کر بھی چار رکعت والی نماز ظہر عصر اور عشاء کی دو دو رکعتیں قصر کے ساتھ قضا پڑھے اور اگر سفر سے پہلے ان میں سے کوئی نماز قضا ہو گئی تھی تو سفر کی حالت میں چار رکعتیں قضا پڑھے اور دونوں صورتوں میں عشاء میں تین وتر بھی پڑھے۔

فقہ حنفی کے مطابق شرعی اعتبار سے مسافر وہ شخص ہے جو کم از کم 98 کلومیٹر مسافت کے ارادے سے اپنے علاقے سے باہر سفر پر روانہ ہو چکا ہو اس پر واجب ہے کہ فقط فرض نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت والی نماز میں دو فرض پڑھے۔ اگر قیام پندرہ دن یا زیادہ کا ارادہ ہو تو راستے میں مسافر ہے جب منزل پر پہنچ جائے تو مقیم بن جائے گا۔

سنت اور نَفْلُ نماز کے احکام ومسائل:

نَفْلُ کا لغوی معنی زیادتی ہے اور اصطلاحِ شرع میں وہ کام ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم نہ دیا ہو بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے اپنی طرف سے کرے اس کا کرنا کارِثواب ہے اور نہ کرنا باعث مواخذہ نہیں ہے۔ مثلاً نمازِ تہجد، نمازِ اشراق، نمازِ چاشت، نمازِ اوابین، تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضو، نماز استخارہ اور نمازِ تسبیح وغیرہ۔

حضور ﷺ نے جو نوافل پڑھے وہ ہمارے لیے سنت ہیں ہم حضور ﷺ کی اسی سنت پر عمل کرتے ہوئے نفل بھی پڑھتے ہیں۔

نَفْلُ نماز سے فرائض کی کمی کا پورا ہونا:

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُهُ فَإِنْ أَكْمَلَهَا كُتِبَتْ لَهُ نَافِلَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَكْمَلَهَا قَالَ اللهُ سُبْحَانَهُ لِمَلَائِكَتِهِ انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَأَكْمِلُوا بِهَا مَا ضَيَّعَ مِنْ فَرِيضَتِهِ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ عَلَى حَسَبِ ذٰلِكَ قیامت کے دن بندے سے جس چیز کا سب سے پہلے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہوگی، اگر اس نے نماز مکمل طریقے سے ادا کی ہوگی تو نفل نماز علیحدہ لکھی جائے گی، اور اگر مکمل طریقے سے ادا نہ کی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہے گا دیکھو! کیا میرے بندے کے پاس نفل نمازیں ہیں، تو ان سے فرض کی کمی کو پورا کرو، پھر باقی اعمال کا بھی اسی طرح حساب ہوگا۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب الصلوۃ۔ حدیث نمبر 1426)

سنت مؤکدہ پر حدیث مبارکہ سے دلیل:

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مَنْ صَلّٰى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ جس شخص نے دن اور رات میں فرائض کے علاوہ بارہ رکعات ادا کیں تو اس کے لیے جنت میں مکان بنایا جائے گا۔

ان سنتوں کی تفصیل یہ ہے: (۱) دو رکعت نمازِ فجر سے پہلے۔ (۲) چار رکعت ظہر سے پہلے۔ (۳) دو رکعت ظہر کے بعد۔ (۴) دو رکعت مغرب کے بعد۔ (۵) دو رکعت عشاء کے بعد۔

(جامع ترمذی: کتاب الصلوٰۃ۔ حدیث نمبر 415)

گھروں میں نَفل نماز کی فضیلت:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **إِذَا قَضٰى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِّنْ صَلَاتِهِ فَإِنَّ اللهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا** جب کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز پڑھے تو تھوڑی سی اپنے گھر کے لئے اٹھا رکھے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس کی نماز سے اس کے گھر میں بہتری کرے گا۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الصلوٰۃ المسافرین۔ حدیث نمبر 1822)

تحیۃ الوضوء کا بیان:

وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز نفل ادا کرنے کو **تحیۃ الوضوء** کہتے ہیں۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ** جو شخص میری طرح ایسا وضو کرے، پھر دو رکعت پڑھے، جس میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کرے۔ تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں

(صحیح بخاری: کتاب الوضوء۔ حدیث نمبر 159)

تحیۃ المسجد کا بیان:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ** جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔

(صحیح بخاری: کتاب الصلوٰۃ۔ حدیث نمبر 444)

نمازِ تہجد کی اہمیت قرآن کی روشنی میں :

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

(سورۃ الاسراء۔آیت نمبر 79)

ترجمہ: اور رات کے کچھ حصہ میں (بھی قرآن کے ساتھ شب خیزی کرتے ہوئے) نمازِ تہجد پڑھا کریں یہ خاص آپ کے لئے زیادہ (کی گئی) ہے، یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔

نمازِ تہجد کی اہمیت حدیث کی روشنی میں :

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأَبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلَى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ لِلْإِثْمِ قیام اللیل (تہجد کی نماز) کو اپنے لیے لازم کرلو، کیونکہ تم سے پہلے کے نیکوں کاروں کا یہی طریقہ ہے اور یہ تمہارے لیے اللہ سے نزدیک ہونے کا ذریعہ ہے یہ تمہارے گناہوں کا کفارہ اور برائیوں سے بچے رہنے کا ایک آلہ ہے۔

(جامع ترمذی: کتاب الدعوات۔حدیث نمبر 3549)

تہجد کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات میں تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا کرتے أَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ أَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ

ترجمہ: اے اللہ! تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان و زمین اور ان میں موجود تمام چیزوں کا نور ہے، تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان اور زمین اور ان میں موجود تمام چیزوں کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں، تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیرا قول حق ہے، تجھ سے ملنا حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، قیامت حق ہے، انبیاء حق ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق ہیں۔ اے اللہ! تیرے سپرد کیا، تجھ پر بھروسہ کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیری طرف رجوع کیا، دشمنوں کا معاملہ تیرے سپرد کیا، فیصلہ تیرے سپرد کیا، پس میری اگلی پچھلی خطائیں معاف کر۔ وہ بھی جو میں نے چھپ کر کی ہیں اور وہ بھی جو کھل کر کی ہیں تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے، صرف تو ہی معبود ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(صحیح بخاری: کتاب الدعوات۔حدیث نمبر 6317)

تہجد اور وتر کی رکعات کی تفصیل:

امام ابوحنیفہ اور باقی ائمہ ثلاثہ تین رکعت وتر کو ہی جائز قرار دیتے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ دو رکعت کے بعد سلام پھیرا جائے گا اور ایک وتر الگ پڑھا جائے گا یا تین کے بعد سلام پھیر دیا جائے گا۔ ہر مکتبۂ فکر کے پاس اپنے دلائل اور ان کی وجوہ ترجیح موجود ہے۔ احناف کے دلائل درج ذیل ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (قیام اللیل) رمضان میں کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے بتلایا کہ رمضان ہو یا کوئی اور مہینہ آپ گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے چار رکعت پڑھتے، تم ان کے حسن و خوبی اور طول کا حال نہ پوچھو، پھر چار رکعت پڑھتے، آخر میں تین رکعت (وتر) پڑھتے تھے۔ میں نے ایک بار پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سوجاتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔**

(صحیح بخاری: کتاب صلاۃ التراویح۔حدیث نمبر 2013)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ أَنّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

(سنن نسائی۔کتاب قیام اللیل و تطوع النہار۔حدیث نمبر 1699)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آٹھ رکعتیں پڑھتے، اور تین رکعت وتر پڑھتے، اور دو رکعت فجر کی نماز سے پہلے پڑھتے۔

(سنن نسائی: کتاب قیام اللیل و تطوع النہار۔حدیث نمبر 1708)

وتر میں مسنون قرأت:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ پڑھتے۔

(سنن نسائی: کتاب قیام اللیل و تطوع النہار۔حدیث نمبر 1701)

اس حدیث مبارکہ میں رمضان اور رمضان کے علاوہ کے الفاظ احناف کے نزدیک آٹھ رکعت تہجد اور وتر کی تین رکعت ہیں۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول اگر صرف رمضان میں ہوتا تو تراویح مراد لی جاسکتی تھی۔تہجد کے لئے اٹھنے کا یقین ہو تو آپ عشاء کے وتر چھوڑ سکتے ہیں اس صورت میں وتر کو نماز تہجد کے ساتھ آخر میں ادا کریں بشمول آٹھ نوافل تہجد کل گیارہ رکعات بن جائیں گی رات کا اٹھنا یقینی نہ ہو تو وتر نماز عشاء کے ساتھ پڑھ لینا بہتر ہے۔تہجد کی ادائیگی کا وقت رات کی آخری تہائی ہے۔ نماز تہجد کی ادائیگی کے لیے رات کو سونا شرط نہیں ہے۔سوئے بغیر بھی تہجد پڑھی جاسکتی ہے۔

صلوٰۃ التراویح (قیام اللیل) کی فضیلت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ جس نے رمضان کی راتوں

میں (بیدار رہ کر) نماز تراویح پڑھی، ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ، اس کے اگلے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تب بھی لوگوں کا یہی حال رہا (الگ الگ اکیلے اور جماعتوں سے تراویح پڑھتے تھے) اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت میں بھی ایسا ہی رہا۔

(صحیح بخاری: کتاب صلوۃ التراویح۔ حدیث نمبر 2009)

قیام اللیل (تراویح) کی ادائیگی کی کیفیت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ (رمضان کی) نصف شب میں مسجد تشریف لے گئے اور وہاں تراویح کی نماز پڑھی۔ کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئے۔ صبح ہوئی تو انہوں نے اس کا چرچا کیا۔ چنانچہ دوسری رات میں لوگ پہلے سے بھی زیادہ جمع ہو گئے اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ دوسری صبح کو اور زیادہ چرچا ہوا اور تیسری رات اس سے بھی زیادہ لوگ جمع ہو گئے۔ آپ نے (اس رات بھی) نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ ﷺ کی اقتداء کی۔ چوتھی رات کو یہ عالم تھا کہ مسجد میں نماز پڑھنے آنے والوں کے لیے جگہ بھی باقی نہیں رہی تھی۔ (لیکن اس رات آپ باہر تشریف ہی نہ لائے) بلکہ صبح کی نماز کے لیے باہر تشریف لائے۔ جب نماز پڑھ لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر شہادت کے بعد فرمایا **أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ** امابعد! تمہارے یہاں جمع ہونے کا مجھے علم تھا، لیکن مجھے خوف اس کا ہوا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے اور پھر تم اس کی ادائیگی سے عاجز ہو جاؤ، چنانچہ جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو یہی کیفیت قائم رہی۔

(صحیح بخاری: کتاب صلوۃ التراویح۔ حدیث نمبر 2012)

قیام اللیل (تراویح) کے لئے باقاعدہ جماعت و امام کا اہتمام:

حضرت عبدالرحمن بن عبدالقاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ

رمضان کی ایک رات مسجد کی طرف نکلا، وہاں لوگوں کو دیکھا کہ کوئی الگ نماز پڑھ رہا ہے اور کہیں ایک شخص نماز پڑھا رہا ہے تو اس کے ساتھ کچھ لوگ نماز پڑھتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ ان سب کو ایک قاری پر متفق کروں تو زیادہ بہتر ہوگا پھر اس کا عزم کر کے ان کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع کر دیا۔ پھر میں ان کیساتھ دوسری رات نکلا تو لوگ اپنے قاری کیساتھ نماز پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا **نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِي يَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُومُوْنَ يُرِيْدُ آخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ أَوَّلَهُ** کہ یہ اچھی بدعت ہے، اور رات کا وہ حصہ یعنی آخری رات جس میں لوگ سوجاتے ہیں اس سے بہتر ہے جس میں کھڑے ہوجاتے ہیں اور ابتدائی حصہ میں کھڑے ہوتے تھے۔

(صحیح بخاری: کتاب صلوۃ التراویح۔ حدیث نمبر 2010)

نمازِ اشراق کا بیان:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ** جو شخص صبح کی نماز باجماعت پڑھ کر طلوع آفتاب تک بیٹھا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا پھر دو رکعت نماز اشراق ادا کی اس کیلئے کامل حج و عمرہ کا ثواب ہے۔

(جامع ترمذی: ابواب السفر۔ حدیث نمبر 586)

نماز اشراق کا وقت طلوع آفتاب سے بیس منٹ کے بعد شروع ہوتا ہے اس کی رکعات کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ چھ ہیں۔ مسجد میں بیٹھ کر اگر انتظار نہیں کر سکتا تو گھر جا کر بھی پڑھے جا سکتے ہیں۔

نمازِ چاشت کا بیان:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللهُ لَهُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ** جو شخص چاشت کی بارہ رکعت پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنا دے گا۔

(جامع ترمذی: ابواب الوتر۔ حدیث نمبر 473)

نمازِ چاشت کا وقت:

آفتاب کے خوب طلوع ہو جانے (ڈیڑھ گھنٹہ بعد) پر شروع ہوتا ہے جب طلوع آفتاب اور آغاز ظہر کے درمیان کل وقت کا آدھا حصہ گزر جائے تو یہ چاشت کے لیے افضل وقت ہے نماز چاشت کی کم از کم چار اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعات ہیں۔ نماز چاشت کی چار رکعات والی حدیث مبارکہ درج ذیل ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز چاشت چار رکعت پڑھتے تھے اور اللہ جل جلالہ جس قدر زیادہ چاہتا پڑھ لیتے تھے۔

(صحیح مسلم: کتاب صلوٰۃ المسافرین۔ حدیث نمبر 1663)

مغرب کے بعد چھ رکعات کا بیان:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً** جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے تو اس کے لیے یہ نوافل 12 سال کی عبادت کے برابر شمار ہوں گے۔ (بعض روایات میں چاشت اور بعض میں اِن نوافل کو اوابین کہا گیا ہے)

(جامع ترمذی: ابواب الصلوٰۃ۔ حدیث نمبر 435)

استخارہ کے طریقہ ودعا کا بیان:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں قرآن کی سورت کی تعلیم کی طرح تمام معاملات میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی (مباح) کام کا ارادہ کرے (ابھی پکا عزم نہ ہوا ہو) تو دو رکعات (نفل) پڑھے اس کے بعد یوں دعا کرے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ
أَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي

اے اللہ! میں بھلائی مانگتا ہوں (استخارہ) تیری بھلائی سے، تو علم والا ہے، مجھے علم نہیں اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے، میرے دین کے اعتبار سے، میری معاش اور میرے انجام کار کے اعتبار سے ثُمَّ رَضِّنِي بِهٖ اور پھر مجھے اس سے مطمئن کر دے۔ (یہ دعا کرتے وقت اپنی ضرورت کو بیان کریں)

(صحیح بخاری: کتاب الدعوات۔حدیث نمبر 6382)

بنیادی طور پر اس نماز سے قوتِ فیصلہ مانگنا ہوتا ہے۔ اگر کسی کو عربی میں یاد نہیں تو پھر وہ اپنی زبان میں دعا مانگ سکتا ہے چاہے تو لکھی ہوئی دعا دیکھ کر بھی پڑھ سکتا ہے۔ لیکن اصل چیز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کی طرف توجہ ہے جو دیکھ کر پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتی اور دعا کسی بھی اپنی مادری زبان میں مانگ سکتا ہے۔

صلوۃ التسبیح کا بیان:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نماز اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو تحفہ کے طور پر عطا فرمائی تھی۔ اس نفل نماز کو ادا کرنے کے سلسلہ میں دو طرح کی روایات ملتی ہیں صرف تسبیحات کی تعداد اور مقام میں فرق ہے لہذا یہ دونوں طریقے ٹھیک ہیں۔

حضرت ابو وہب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے تسبیحات والی نماز کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا تکبیر کہہ کر ثناء (سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ آخر تک) پڑھے، پھر فاتحہ اور سورت پڑھتے۔ پھر پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ پڑھے اور پھر دس مرتبہ تسبیحات کہے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کے بعد دس مرتبہ رکوع سے اٹھ کر دس مرتبہ سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی کے بعد دس مرتبہ سجدے سے اٹھ کر دس مرتبہ اور پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ یہی تسبیحات کہے یوں چار رکعتیں پڑھے اس طرح ہر رکعت میں (75)
تسبیحات ہوں گی۔ ہر رکعت میں فاتحہ سے پہلے پندرہ مرتبہ اور پھر فاتحہ وسورت کے بعد دس مرتبہ

پڑھے اگر رات کو پڑھے تو ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرنا مجھے پسند ہے اگر دن کو پڑھے تو چاہے سلام پھیرے یا نہ پھیرے۔ حضرت ابو وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے حضرت ابورزمہ عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رکوع میں پہلے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہے اور سجدے میں پہلے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى کہے پھر تسبیحات پڑھے حضرت ابورزمہ عبدالعزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جناب عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے پوچھا اگر سہو ہو جائے تو کیا سجدہ سہو میں بھی دس دس مرتبہ تسبیحات کہے آپ نے فرمایا نہیں یہ صرف تین سو تسبیحات ہیں۔

(جامع ترمذی: ابواب الوتر۔ حدیث نمبر 481)

صلوٰۃ الحاجۃ کا بیان:

حضرت عَبْدُ اللهِ بِنْ أَبِي أَوْفٰى رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللهِ حَاجَةٌ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ جس کو اللہ تعالیٰ سے یا مخلوق میں سے کسی سے کوئی حاجت درپیش آئے تو وہ وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرے اور پھر اللہ کی حمد وثنا بیان کرے اور مجھ پر صلاۃ (درود) وسلام بھیجے اور پھر یہ دعا پڑھے

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ حلیم (بردبار) ہے، کریم (بزرگی والا) ہے، پاک ہے اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو رب العالمین (سارے جہانوں کا پالنہار) ہے، میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی چیزوں کا اور تیری بخشش کے یقینی ہونے کا سوال کرتا ہوں، اور ہر نیکی میں سے حصہ پانے کا اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں، اے ارحم الراحمین! تو میرا کوئی

گناہ باقی نہ چھوڑ مگر تو اسے بخش دے اور نہ کوئی غم چھوڑ، مگر تو اسے دور فرما دے اور نہ کوئی ایسی ضرورت چھوڑ جس میں تیری خوشنودی ہو مگر تو اسے پوری فرما دے۔

(جامع ترمذی: ابواب الوتر۔حدیث نمبر 479)

پھر اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت کی جس بات کی طلب ہو سوال کرے وہ اس کے لئے مقرر کر دی جاتی ہے۔

صلوٰۃ التوبہ کا بیان:

مکروہ اوقات کے علاوہ کسی بھی وقت دو رکعت نفل نماز توبہ ادا کی جا سکتی ہے خصوصاً گناہ سرزد ہونے کے بعد اس کے پڑھنے سے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ جب کسی سے گناہ سرزد ہو جائے تو وہ وضو کر کے نماز پڑھے اور پھر استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے پھر آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ص وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۣ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ

ترجمہ: اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں، اور گناہ کون بخشے سوائے اللہ کے، اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اڑ نہ جائیں۔(سورۃ آل عمران۔آیت نمبر 135)

(سنن ابی داؤد: کتاب الوتر۔حدیث نمبر 1521)

کسوف (سورج گرہن) اور خسوف (چاند گرہن) کی نماز:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن اس دن لگا جس دن (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے) ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔ بعض لوگ کہنے لگے کہ گرہن ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے لگا ہے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ

فَصَلُّوا وَادْعُوا اللّٰہَ سورج اور چاند کوگرہن کسی کی موت وحیات سے نہیں لگتا۔البتہ تم جب اسے دیکھوتو نماز پڑھا کرواور دعا کیا کرو۔

(صحیح بخاری: کتاب الکسوف۔حدیث نمبر 1043)

نماز کسوف وخسوف کا طریقہ: سورج گرہن میں امام کے پیچھے دو رکعت پڑھے جن میں بہت لمبی قرأت ہو اور رکوع سجدہ بھی خوب دیر تک ہوں دو رکعتیں پڑھ کر قبلہ رخ بیٹھے رہیں اور سورج صاف ہونے تک اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہے۔ چاند گرہن میں اپنے اپنے گھروں میں علیحدہ علیحدہ پڑھیں۔

صلوٰۃُ الخوف کا بیان:

اعلاء کلمة اللہ (یعنی اللہ کے کلمے کی بلندی) کے لیے سرحدوں پر حفاظت کے لئے مامور مجاہدین کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے توسط سے نماز کے اوقات میں بارگاہِ الٰہی میں سربسجود ہونے کا طریقہ سکھایا جارہا ہے۔

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۣ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۠ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

(سورۃ النساء۔آیت 102)

ترجمہ: اور (اے محبوب!) جب آپ ان (مجاہدوں) میں (تشریف فرما) ہوں تو ان کے لئے نماز (کی جماعت) قائم کریں پس ان میں سے ایک جماعت کو (پہلے) آپ کے ساتھ (اقتداء) کھڑا ہونا چاہئے اور انہیں اپنے ہتھیار بھی لئے رہنا چاہئیں، پھر جب وہ سجدہ کر چکیں تو (ہٹ کر) تم لوگوں کے پیچھے ہو جائیں اور (اب) دوسری جماعت کو جنہوں نے (ابھی) نماز نہیں پڑھی آجانا چاہیے پھر وہ آپ کے ساتھ

(مقتدی بن کر) نماز پڑھیں اور چاہئے کہ وہ (بھی بدستور) اپنے اسباب حفاظت اور اپنے ہتھیار لئے رہیں، کافر چاہتے ہیں کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ تو وہ تم پر دفعتاً حملہ کر دیں، اور تم پر کچھ مضائقہ نہیں کہ اگر تمہیں بارش کی وجہ سے کوئی تکلیف ہو یا بیمار ہو تو اپنے ہتھیار (اُتار کر) رکھ دو، اور اپنا سامان حفاظت لئے رہو۔ بیشک اللہ نے کافروں کے لئے ذلّت انگیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔

صلوٰۃُ الخوف کی تفصیل حدیث کی روشنی میں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز خوف کی (کیفیت) کے بارے میں فرمایا أَنْ يَكُونَ الْإِمَامُ يُصَلِّي بِطَائِفَةٍ مَعَهُ فَيَسْجُدُونَ سَجْدَةً وَاحِدَةً وَتَكُونُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ ثُمَّ يَنْصَرِفُ الَّذِينَ سَجَدُوا السَّجْدَةَ مَعَ أَمِيرِهِمْ ثُمَّ يَكُونُونَ مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا وَيَتَقَدَّمُ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا فَيُصَلُّوا مَعَ أَمِيرِهِمْ سَجْدَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ أَمِيرُهُمْ وَقَدْ صَلَّى صَلَاتَهُ وَيُصَلِّي كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ بِصَلَاتِهِ سَجْدَةً لِنَفْسِهِ فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ أَشَدَّ مِنْ ذَلِكَ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا امام اپنے ساتھ مجاہدین کی ایک جماعت کو نماز پڑھائے، اور وہ ایک رکعت ادا کریں، اور دوسری جماعت ان کے اور دشمن کے درمیان متعین رہے، پھر جس گروہ نے ایک رکعت اپنے امام کے ساتھ پڑھی وہ ہٹ کر اس جماعت کی جگہ چلی جائے جس نے نماز نہیں پڑھی، اور جنہوں نے نماز نہیں پڑھی ہے وہ آئیں، اور اپنے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں، اب امام تو اپنی نماز سے فارغ ہو جائے گا، اور دونوں جماعتوں میں سے ہر ایک اپنی ایک ایک رکعت پڑھیں، اگر خوف و دہشت اس سے بھی زیادہ ہو، (صف بندی نہ کر سکتے ہوں) تو ہر شخص پیدل یا سواری پر نماز پڑھ لے۔ راوی نے کہا کہ سجدہ سے مراد رکعت ہے۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب اقامۃ الصلوٰۃ۔ حدیث نمبر 1258)

صلوٰۃ الاِستسقاء کا بیان:

(بارش طلب کرنے کی نماز): حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں خَرَجَ بِالنَّاسِ لِيَسْتَسْقِيَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا وَاسْتَسْقٰى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے ساتھ نماز استسقاء کے لیے نکلے، تو آپ نے انہیں دو رکعت پڑھائی، جن میں بلند آواز سے قرأت کی اور اپنی چادر پھیلائی اور قبلہ رخ ہو کر بارش کے لیے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔

(سنن ابی داؤد: کتاب صلاۃ الاستسقاء۔حدیث نمبر 1161)

صلوٰۃُ الجمعہ کا بیان:

تعارف: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکہ میں پیدائش اور 40 سال بعد اعلان نبوت اور پھر 13 سال مکہ میں قیام پھر ہجرت مدینہ اور 10 سال مدینہ میں قیام کا ایک ایک لمحہ امت کے لئے مشعل راہ ہے۔مکی دور میں عقائد کی اصلاح کے ساتھ عبادات میں صرف نماز کی فرضیت ہوئی باقی تمام احکام مدنی زندگی میں نازل ہوئے۔زمانہ جاہلیت میں جمعہ کے دن کو عَرُوْبَةٌ کہا جاتا تھا اس دن کا اسلامی نام جمعہ ہے جس کے اندر اجتماع کا مفہوم پایا جاتا ہے کیونکہ آدم علیہ السلام کی روح اور جسم کو اسی دن اکٹھا کیا گیا ہے اور تخلیق کائنات ہوئی۔

مدینہ ہجرت سے پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو مدینہ معلم بنا کر بھیجا، آپ کی دعوت پر لوگ ایمان لائے اور آپ نے جاہلیت کے یوم العُرُوْبَۃ کے اجتماع کو یوم الجمعہ کے اجتماع میں تبدیل کیا۔ اسلام کے پہلے جمعہ میں حضرت اَسعد بن زُرَارہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور نماز پڑھائی جس میں چالیس لوگ تھے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اس وجہ سے آپ کو ہمیشہ دعا دیا کرتے تھے۔

(سنن ابی داؤد: کتاب تفریع أبواب الجمعہ۔حدیث نمبر 1069)

مَسْجِد قُبَاء کا بیان:

پھر جب حضور ﷺ نے ہجرت فرمائی تو چند روز مدینہ کی نواحی بستی قباء میں قیام فرمایا اور مسجد قباء کی بنیاد رکھی اور فرمایا **مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءَ، فَصَلَّى فِيهِ صَلَاةً كَانَ لَهُ كَأَجْرِ عُمْرَةٍ جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے، پھر مسجد قباء آئے اور اس میں نماز پڑھے، تو اسے ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔**

(سنن ابن ماجہ: کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ۔ حدیث نمبر 1412)

نبی کریم ﷺ پیر، منگل، بدھ اور جمعرات کو قباء میں ہی رہے پھر مدینے روانہ ہوئے جب قبیلہ بنی سالم بن عوف کی وادی میں پہنچے تو نماز جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور نماز پڑھائی، یہ پہلا جمعہ ہے جو نبی کریم ﷺ نے ادا فرمایا، ابتدائے اسلام میں نماز پہلے اور خطبہ بعد میں ہوتا تھا لیکن سورۃ الجمعہ کے نزول کے بعد صحابہ کرام کے خطبوں کو چھوڑ کر تجارت میں مشغول ہونے کی وجہ سے جمعہ کے خطبہ کو نماز کا حصہ بنا دیا گیا۔

سورۃ الجمعہ کا شانِ نزول:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، اتنے میں غلہ لادے ہوئے ایک تجارتی قافلہ ادھر سے گزرا۔ لوگ خطبہ چھوڑ کر ادھر چل دیئے۔ نبی کریم ﷺ کے ساتھ کل بارہ آدمی رہ گئے۔ اس وقت سورۃ الجمعہ کی یہ آیت اتری **وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ** (سورۃ الجمعہ۔ آیت نمبر 11)

ترجمہ: اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل تماشا دیکھا تو اس کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے اور آپ کو (خطبہ میں) کھڑے چھوڑ گئے، فرما دیجئے جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے، اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب الجمعہ۔ حدیث نمبر 936)

جمعہ کے دو خطبوں کا بیان:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ **كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَقْعُدُ بَيْنَهُمَا** نبی کریم ﷺ (جمعہ میں) دو خطبے دیتے اور دونوں کے بیچ میں بیٹھتے تھے۔ (خطبہ جمعہ کے بیچ میں یہ بیٹھنا بھی مسنون طریقہ ہے)

(صحیح بخاری: کتاب الجمعہ۔حدیث نمبر 928)

اذان ثانی کے بعد صرف تجارت ہی نہیں بلکہ ہر اس (Activity) کی بھی ممانعت ہے جو جمعہ اور خطبہ جمعہ میں رکاوٹ بنے، حتیٰ کہ خطبہ جمعہ سے پہلے حلقہ بنا کر بیٹھنے اور گفتگو (گپ شپ) کی بھی ممانعت ہے تا کہ جمعہ کا (Decorum) برقرار رہے۔

آدابِ جمعہ و آدابِ مسجد:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ **أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ ضَالَّةٌ وَأَنْ يُنْشَدَ فِيهِ شِعْرٌ وَنَهَى عَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ** رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں خرید و فروخت کرنے، کوئی گمشدہ چیز تلاش کرنے، شعر پڑھنے اور جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقہ بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

(سنن ابی داؤد: کتاب تفریع أبواب الجمعہ۔حدیث نمبر 1079)

جمعہ کو صلوٰۃ (درود شریف) کی فضیلت:

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ** تمہارے سب سے بہتر دنوں میں سے جمعہ کا دن ہے، اسی دن آدم پیدا کئے گئے، اسی دن ان کی روح قبض کی گئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا اسی دن چیخ ہوگی اس لیے تم لوگ اس دن مجھ پر کثرت سے

درود بھیجا کرو، کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ اوس بن اوس کہتے ہیں لوگوں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا جب کہ آپ وصال فرما چکے ہوں گے، آپ ﷺ نے فرمایا إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ اللہ تعالیٰ نے زمین پر پیغمبروں کے بدن کو حرام کر دیا ہے۔

(سنن ابی داؤد: کتاب تفریع أبواب الجمعه۔ حدیث نمبر 1047)

جمعہ کو سورۃ الکہف پڑھنے کی فضیلت:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا إِنَّ مَنْ قَرَأَسورَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَضَاءَلَهُ مِنَ النُّورِ ما بَيْنِ الْجُمُعَتَيْنِ جس شخص نے جمعہ کے دن سورۃ الکھف کو پڑھا اس کے لئے دو جمعوں کے درمیان نور کو روشن کر دیا جائے گا۔

(المستدرک: کتاب التفسیر۔ سورۃ الکھف۔ حدیث نمبر 3444)

جمعہ کے فرض اور سنت پڑھنے کی تفصیل:

پہلی چار سنت کا بیان: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرْكَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا لَا يَفْصِلُ فِي شَيْءٍ مِنْهُن نبی کریم ﷺ جمعہ سے پہلے چار رکعت پڑھتے تھے، اور درمیان میں فصل (یعنی دو دو کرکے) نہیں کرتے تھے۔

(سنن ابن ماجه: کتاب إقامة الصلوات۔ حدیث نمبر 1129)

بعد کی چار سنت کا بیان: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا جب کوئی جمعہ پڑھے تو اس کے بعد چار رکعت سنت پڑھ لے۔

(صحیح مسلم: کتاب الجمعه۔ حدیث نمبر 2036)

بعد کی دو سنت کا بیان: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعت (سنت) پڑھتے تھے۔

(جامع ترمذی: کتاب الجعمه۔ حدیث نمبر 521)

جمعہ کی دو اور چار سنت پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل بھی محدثین نے ذکر کیا ہے۔

(سنن ابی داؤد: کتاب الجمعہ۔حدیث نمبر 1130)

صلوٰۃ العیدین:

نماز عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا وقت آفتاب کے بلند ہو جانے (طلوع کے 20 منٹ بعد) سے زوال سے پہلے پہلے ہے۔حدیث کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نمازیں اذان اور تکبیر کے بغیر پڑھیں۔

(صحیح بخاری: کتاب العیدین۔حدیث نمبر 907)

یہ نمازیں ہر اس شخص پر واجب ہیں جس پر جمعہ فرض ہے، عید دو رکعت والی نماز ہے نماز عیدین کا طریقہ وہی ہے جو دیگر نمازوں کا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ نماز عیدین میں کچھ زائد تکبیریں کہی جاتی ہیں امام تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھے پھر ہاتھ اٹھا کر تین تکبیریں کہے تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیں پھر امام تعوذ اور تسمیہ کے بعد بلند آواز میں قرأت کرے قرات کے بعد حسب معمول رکوع سجود کیے جائیں پھر دوسری رکعت شروع ہوگی امام قرأت کرے قرأت کے بعد امام تین مرتبہ ہاتھ اٹھا کر تکبیریں کہے گا مقتدی بھی اس کے ساتھ ایسا ہی کریں اور چوتھی مرتبہ امام تکبیر کہہ کر رکوع کرے مقتدی بھی ایسا ہی کریں۔ حدیث کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید گاہ تشریف لے جاتے سب سے پہلے نماز پڑھتے پھر خطبہ ارشاد فرماتے جب کہ لوگ صفوں میں بیٹھے رہتے خطبہ میں لوگوں کو وعظ فرماتے، احکام جاری فرماتے پھر واپس لوٹتے۔

(صحیح بخاری: کتاب العیدین، حدیث نمبر 956)

عید کے دن صرف صلوٰۃ العید:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **خَرَجَ فَصَلَّى بِهِمُ الْعِيدَ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا** عید گاہ کی طرف گئے تو آپ نے لوگوں کو عید کی نماز پڑھائی، اور اس سے پہلے یا بعد کوئی اور نماز نہ پڑھی۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب اقامۃ الصلوٰۃ۔حدیث نمبر 1291)

مسجد میں عید کی نماز کی ادائیگی کا جواز:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں عید کے دن بارش ہوئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں عید مسجد ہی میں پڑھائی۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب اقامۃ الصلوٰۃ۔حدیث نمبر 1313)

خواتین کا مخصوص ایام میں عید گاہ جانا:

اسلام نے عورت پر نماز جمعہ اور عیدین واجب نہیں کی عورت کا اپنے گھر کی چار دیواری میں نماز ادا کرنا زیادہ افضل ہے ہاں اگر تعلیم و تربیت کے لئے جامع مسجد جانا مفید ہو تو اس صورت میں جائز ہے۔جبکہ پردہ اور شرم و حیاء کے لوازمات کا خیال رہے۔حائضہ عورت کا عید گاہ جانا جائز ہے بشرطیکہ عید گاہ مسجد کا حصہ نہ ہو الگ سے خواتین کے لئے جگہ ہو۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقع پر جوان پردہ دار اور حائضہ عورتوں کو لے جایا کریں اور حائضہ عورتیں عید گاہ سے دور رہیں لیکن وہ کارِ خیر اور مسلمانوں کے ساتھ دعا میں شامل رہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ العیدین، حدیث نمبر 890)

نماز کے مسائل پر متفرق احادیث

دوران نماز وضو ٹوٹ جانا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ أَصَابَهُ قَيْءٌ أَوْ رُعَافٌ أَوْ قَلَسٌ أَوْ مَذْيٌ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيَبْنِ عَلٰى صَلَاتِهِ وَهُوَ فِي ذٰلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ جسے نماز میں قے، نکسیر یا مذی (قطرات) آجائے تو وہ لوٹ کر وضو کرے اور جہاں نماز کو چھوڑا تھا وہیں سے شروع کرے لیکن اس دوران کلام نہ کرے۔

(سنن ابی ماجہ: کتاب الصلوٰۃ۔حدیث نمبر 1221)

بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا بیان:

کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا فرض ہے اگر نمازی کسی عذر کی وجہ سے کھڑا ہونے کی سکت نہ رکھتا ہو یا حالت قیام میں گرنے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز ہے۔

- حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے کوئی بیماری تھی، تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز کے متعلق پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ تم کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھو، اور اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر پڑھو۔

(سنن ابی ماجہ: کتاب الصلوٰۃ۔حدیث نمبر 1223)

بیٹھ کر نفل نماز کی ادائیگی کا بیان:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کچھ لوگ بیٹھ کر نمازیں ادا کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کو کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کی نسبت آدھا ثواب ملے گا۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب الصلوۃ۔حدیث نمبر 1230)

اذان، پہلی صف کا قیام اور عشاء و فجر کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا اذان اور پہلی صف کا ثواب اگر لوگوں کو معلوم ہوتا تو وہ قرعہ اندازی کرتے اور اگر اول وقت نماز پڑھنے کی فضیلت سے لوگ واقف ہوتے تو ایک دوسرے پر سبقت کرتے۔ اور اگر عشاء و فجر کی برتری جانتے تو ان دونوں کے لئے سرین کے بل رگڑتے ہوئے آتے۔

(صحیح مسلم۔کتاب الصلوٰۃ۔حدیث نمبر 981)

مردوں اور عورتوں کی صفوں کا بیان:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا

مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر پہلی صف ہے اور سب سے بری آخری صف ہے۔ اور خواتین کے لیے سب سے بری پہلی صف ہے (جب کہ مردوں کی صفیں ان کے قریب ہوں) اور اچھی صف پچھلی صف ہے۔ (جو کہ مردوں سے دور ہو)۔

(صحیح مسلم۔کتاب الصلوۃ۔حدیث نمبر 985)

پہلی صف مکمل کرنے کے بعد مقتدی دوسری صف میں کھڑا ہو۔ (پہلے مردوں کی صفیں پھر بچے پھر مخنث (Shemales) پھر خواتین)

جماعت کے دوران صف میں اکیلے کھڑے ہونا:

جماعت کے دوران صف میں اکیلے کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھنی چاہیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔

(سنن ابی داؤد۔کتاب الصلوۃ۔حدیث نمبر 682)

باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ بِصَلَاةٍ وَصَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ صَلَاةً وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُجَمَّعُ فِيهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلَاةٍ وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى بِخَمْسِينَ أَلْفِ صَلَاةٍ وَصَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِي بِخَمْسِينَ أَلْفِ صَلَاةٍ وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ آدمی کی نماز اپنے گھر میں ایک نماز کے برابر ہے، محلہ کی مسجد میں پچیس نماز کے برابر ہے، اور جامع مسجد میں پانچ سو نماز کے برابر ہے،

مسجد الاقصیٰ میں پچاس ہزار نماز کے برابر ہے، مسجد نبوی میں پچاس ہزار نماز کے برابر ہے، اور خانہ کعبہ میں ایک لاکھ نماز کے برابر ہے۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب اقامۃ الصلوٰۃ۔ حدیث نمبر 1291)

نماز باجماعت چھوڑنے کے اعذار:

اگر بقدرِ ستر پوشی کے لباس نہ ہو۔ راستے میں سخت کیچڑ ہو۔ سخت بارش ہو۔ سخت سردی جس سے کسی بیماری کے پیدا ہونے یا اس کے بڑھ جانے کا خطرہ ہو۔ سخت اندھیرا ہو کہ راستہ دکھائی نہ دے اور نہ روشنی کا سامان ہو۔ مسجد میں جانے سے مال اسباب کے چوری ہونے کا خطرہ ہو۔ دشمن کے حملے کا خطرہ ہو۔ کسی بیمار کی تیمارداری میں ہو کہ اگر مسجد چلا گیا تو مریض کی تکلیف بڑھ جائے گی۔ گاڑی وغیرہ نکل جانے کا اندیشہ ہو۔ ایسی بیماری ہو جس کی وجہ سے چل پھر نہ سکتا ہو۔ کسی عذر یا مجبوری کی بنا پر جماعت کا ترک کرنا جائز ہے جبکہ بلا عذر جماعت چھوڑنے پر وعید ہے۔

جماعت ترک کرنے پر وعید:

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر نماز کا حکم دوں اور اس کے لئے اذان کہی جائے پھر کسی شخص کو لوگوں کی امامت کے لیے کہوں پھر ان لوگوں کے گھر جلا دوں جو نماز (جماعت) میں حاضر نہیں ہوتے۔

(صحیح بخاری: کتاب الاذان۔ حدیث نمبر 644)

- اگر کسی شخص نے تنہا فرض نماز شروع کی تھی کہ جماعت کھڑی ہو گئی تو نماز کو توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے۔ اور اگر اس نے سنت یا نوافل کی ایک رکعت پڑھ لی ہو تو پھر دوسری رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر تین رکعت ادا کر چکا ہو تو چوتھی رکعت مکمل کر کے جماعت میں شریک ہو۔ یہ نفل نماز شمار ہو جائیں گے۔
- فجر کی سنتیں جماعت سے پہلے پڑھیں جماعت کھڑی ہو تو آ کر سنتیں پڑھنا شروع کر دینے سے

جماعت میں شامل ہو کر امام صاحب کے ساتھ شامل ہونا اور قرآن مجید کا سننا لازمی ہے۔

- صحابی رسول حضرت ابو درداؓ کے حوالے سے حدیث مبارکہ ملتی ہے کہ اگر نماز فجر باجماعت شروع ہو جاتی اور انہوں نے سنتیں نہ پڑھی ہوتیں تو وہ پہلے مسجد کے کسی گوشے میں سنتیں ادا فرماتے پھر باجماعت نماز میں شریک ہوتے۔

(شرح معانی الآثار: کتاب الصلوۃ۔حدیث نمبر 2164)

- اگر جماعت سے پہلے نہیں پڑھ سکتے تو سورج نکلنے کے 20 منٹ بعد پڑھیں۔
- جس مسجد میں اذان اور اقامت نہ پڑھی جائے وہاں جماعت سے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

قضا نماز کا بیان:

اگر کسی شخص کی بہت سی نمازیں قضا ہوں چکی ہوں جن کے بارے میں اسے علم نہ ہو کہ کس وقت کی نمازیں زیادہ قضا ہوئیں اور کس وقت کی کم تو اسے چاہیے کہ اوقات ممنوعہ کے علاوہ بقیہ اوقات میں ان نمازوں کو ادا کرے اس کے لیے ضروری ہے کہ نوافل کی بجائے صرف فرض رکعتیں ادا کرے اسی کو قضائے عمری کہتے ہیں۔اس کے علاوہ کسی قضائے عمری کا تصور نہیں ہے۔

قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا بیان:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ہجرت کے بعد) سولہ یا سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھیں اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (دل سے) چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں۔آخر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ؕ

(سورۃ البقرہ۔آیت نمبر 144) (اے محبوب) تمہارے منہ کا (یہ) بار بار آسمان کی طرف اٹھنا ہم دیکھ رہے ہیں سو ہم ضرور تم کو اس قبلے کی طرف پھیر دیں گے جسے تم چاہتے ہو۔(اچھا) تو اب

(نماز پڑھتے وقت) اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرلیا کرو۔ اور (اے مسلمانو) تم بھی جہاں کہیں ہو (نماز پڑھتے وقت) اسی کی طرف منہ کرلیا کرو۔ اور یہ اہل کتاب خوب جانتے ہیں کہ (تحویل قبلہ کا) یہ (حکم) برحق ان کے رب کی طرف سے ہے اور جو کچھ یہ کررہے ہیں اللہ اس سے غافل نہیں ہے۔ سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ نادان لوگ تو ضرور کہیں گے کہ کس چیز نے ان مسلمانوں کو (اس) قبلے سے پھیر دیا جس پر وہ (پہلے) تھے؟ (اے پیغمبر،) تم (یہ) جواب دو کہ مشرق اور مغرب (سب) اللہ ہی کے ہیں۔ وہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے۔ (جب قبلہ بدلا تو) ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پھر نماز کے بعد وہ چلا اور انصار کی ایک جماعت پر اس کا گزر ہوا جو عصر کی نماز بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھ رہے تھے۔ اس شخص نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ وہ نماز پڑھی ہے جس میں آپ نے موجودہ قبلہ (کعبہ) کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ پھر وہ جماعت (نماز کی حالت میں ہی) مڑ گئی اور کعبہ کی طرف منہ کرلیا۔

(صحیح بخاری: کتاب الصلوٰۃ۔ حدیث نمبر 399)

پہلے کھانا پھر نماز:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ جب شام کا کھانا سامنے آجائے ادھر نماز کھڑی ہو تو پہلے کھانا کھالو۔

(صحیح مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ۔ حدیث نمبر 1241)

بدبودار چیز کھا کے مسجد میں آنے کی ممانعت:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا

يَتَأَذّٰی مِنْهُ بَنُو آدَمَ جوشخص پیاز یا لہسن یا بدبو والی کوئی بھی چیز کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے اس لیے کہ فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے ان چیزوں سے جن سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

(صحیح مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ۔ حدیث نمبر 1254)

مسجد میں گمشدہ چیز کے اعلان کی ممانعت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهَذَا جو شخص کسی کو کوئی گمشدہ چیز مسجد میں ڈھونڈھتے سنے (یعنی وہ اپنی بلند آواز سے اپنی چیز کے لئے لوگوں کو پکارے) تو کہے! اللہ کرے تیری چیز نہ ملے اس لئے کہ مسجدیں اس واسطے نہیں بنائی گئیں۔

(صحیح مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ۔ حدیث نمبر 1260)

نمازِ عصر آخری لمحات میں بھی پڑھنے کی تاکید:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ جس کو ایک رکعت ملی صبح کی قبل طلوع آفتاب کے اس کو صبح کی نماز مل گئی اور جس کو ایک رکعت عصر کی ملی قبل غروب آفتاب کے اس کو عصر کی نماز مل گئی۔

(صحیح مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ۔ حدیث نمبر 1374)

نمازیوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس:

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور ہم جوان، ہم عمر تھے اور بیس دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت مہربان اور نرم تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تمہیں اپنے علاقے میں واپسی کا شوق

ہے؟ اور اپنے عزیز و اقارب میں سے کن لوگوں کو تم اپنے وطن میں چھوڑ کے آئے ہو اور ہم نے آپ ﷺ کو خبر دی تب آپ ﷺ نے فرمایا إِرْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ تم اپنے دیس کو لوٹ جاؤ اور وہاں رہو اور لوگوں کو اسلام کی باتیں سکھاؤ، پھر جب نماز کا وقت آئے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو تم میں عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔

(صحیح مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ۔حدیث نمبر 1535)

قضاء نماز کی ادائیگی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ کہ جو نماز کو بھول جائے تو جب یاد آئے ادا کر لے یہی اس کا کفارہ ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي اور میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔

(صحیح مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ۔حدیث نمبر 1566)

مسجد میں آنے جانے کی دعا:

حضرت ابواُسَیدُ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی مسجد میں آئے تو کہے أَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ یا اللہ! کھول دے میرے لیے دروازے اپنی رحمت کے، اور جب نکلے تو کہے أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ یا اللہ! میں مانگتا ہوں تیرا فضل یعنی رزق اور دنیا کی نعمتیں۔

(صحیح مسلم: کتاب صلاۃ المسافرین۔حدیث نمبر 1652)

مسجد میں آنے جانے کی دعا سے متعلق دوسری روایت:

جناب رسول ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ

لِی ذُنُوبِی وَافْتَحْ لِی أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں، اور رسول اللہ پر سلام ہو، اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے، اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، اور جب نکلتے تو یہ دعا پڑھتے وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی ذُنُوبِی وَافْتَحْ لِی أَبْوَابَ فَضْلِكَ میں اللہ کا نام لے کر جاتا ہوں، اور رسول اللہ پر سلام ہو، اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے، اور اپنے فضل کے دروازے مجھ پر کھول دے۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب المساجد والجماعات۔حدیث نمبر 771)

منہ ڈھانپنے اور گلے میں کپڑا لٹکا کر نماز پڑھنے کی ممانعت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں سدل (گلے میں کپڑا لٹکانے) کرنے اور آدمی کو منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے۔

(سنن ابی داؤد: کتاب الصلوٰۃ۔حدیث نمبر 643)

حالت سجدہ میں پیشانی کا غبار آلود ہونا:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی اور ناک پر (شب قدر میں) اس نماز کی وجہ سے جو آپ نے لوگوں کو پڑھائی، مٹی کا اثر دیکھا گیا۔

(سنن ابی داؤد: کتاب تفریع استفتاح الصلاۃ۔حدیث نمبر 894)

تکبیر تحریمہ، رکوع، سجود وغیرہ کے وقت تکبیریں کہنے کا بیان:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔ پھر رکوع کے وقت تکبیر کہتے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے اور پھر یونہی کھڑے کھڑے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھتے اور جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت بھی تکبیر کہتے اور ختم نماز تک ہر نشست و برخاست کے وقت تکبیر کہتے تھے اور دو رکعت کے بعد جب قیام کرتے تو پھر اللہ اکبر کہتے۔

(صحیح مسلم: کتاب الصلوٰۃ۔حدیث نمبر 868)

نماز میں عورت کی بلند آواز کی ممانعت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ** نماز میں مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہیئے اور عورتوں کو تالی بجانی چاہیئے۔

(سنن ابی داؤد: کتاب تفریع استفتاح الصلاۃ۔حدیث نمبر 939)

نوٹ: مثلاً نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو خبردار کرنا مقصود ہو تو مرد نماز کے کلمات کو بلند آواز میں پڑھے اور عورت دائیں ہاتھ کی انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی پشت پر مار دے۔

فجر کی نماز کی قرأت اور جماعت کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **تَفْضُلُ صَلَاةٌ فِي الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً قَالَ وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ** جماعت کی نماز اکیلے کی نماز پر پچیس درجہ افضل ہے اور فرشتے رات کے اور دن کے نماز فجر میں جمع ہوتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو **وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا** (سورۃ الاسراء۔آیت نمبر 78) **بلاشبہ صبح کی نماز (فرشتوں کے) حاضر ہونے کا وقت ہے۔**

(صحیح مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ۔حدیث نمبر 1473)

مسجد میں آکر نماز با جماعت کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی نماز جماعت سے اس کے گھر اور بازار کی نماز سے بیس اور کچھ درجے **بِضْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً** پر درجے **افضل** ہے اور اس کا سبب یہ کہ آدمی نے جب وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، پھر مسجد کو آیا نہیں اٹھایا اس کو مگر نماز نے اور نہیں ارادہ ہوا اس کا مگر نماز کا تو کوئی قدم نہیں رکھتا ہے وہ مگر اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور ایک گناہ گھٹا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ داخل ہوتا

ہے وہ پھر جب مسجد میں آ گیا تو گویا وہ نماز ہی میں ہے جب تک نماز اس کو روک رہی ہے اور فرشتے اس کے لئے دعائے خیر کر رہے ہیں، جب تک کہ وہ اپنی جگہ میں ہے جہاں نماز پڑھی ہے اور فرشتے کہتے ہیں کہ أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ أَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ یا اللہ اس کو بخش دے، یا اللہ! تو اس کی توبہ قبول کر جب تک کہ وہ ایذا نہیں دیتا، جب تک وہ حدث نہیں کرتا۔ (یعنی تب تک فرشتے بھی کہتے رہتے ہیں)

(صحیح مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ۔ حدیث نمبر 1506)

جماعت کروانے کا حقدار کون؟

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ قوم کی امامت وہ کرے جو قرآن زیادہ جانتا ہو اگر قرآن میں برابر ہوں تو فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ جو سنت زیادہ جانتا ہو۔ اگر سنت میں برابر ہوں تو فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر ہجرت میں برابر ہوں تو فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا جو اسلام پہلے لایا ہو۔ وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ اور کسی کی حکومت کی جگہ میں جا کر اس کی امامت نہ کرے اور نہ اس کے گھر میں اس کی مسند پر بیٹھے مگر اس اجازت سے۔

(صحیح مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ۔ حدیث نمبر 1532)

جماعت کے ساتھ دوڑ کر ملنے کی ممانعت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا جب نماز کے لیے تکبیر کہی جائے تو دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ پورے اطمینان کے ساتھ آو، پھر نماز کا جو حصہ (امام کے ساتھ) پالو اسے پڑھ لو اور جو رہ جائے تو اسے بعد میں پورا کرو۔

(صحیح بخاری: کتاب الجمعہ۔ حدیث نمبر 908)

جس نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے وہ نماز پالی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ جس نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے وہ نماز پالی۔ (رکوع تک مل جانے سے رکعت مل جاتی ہے، مقتدی کی پیٹھ اور امام کی پیٹھ سیدھی رکوع میں ہوں خواہ مقتدی تسبیح نہ بھی پڑھ سکے تو رکعت مل جائے گی)

(سنن ابی داؤد: کتاب تفریع أبواب الجمعه۔حدیث نمبر 1121)

جماعت کے وقت نمازی کب کھڑا ہو:

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي جب نماز کی تکبیر ہو تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔ (گویا یہ مسئلہ امام کے قیام سے مشروط ہے۔ امام جب اٹھے مقتدی بھی اسی وقت اٹھیں۔ امام اگر قد قامتِ الصلوٰۃ پہ کھڑا ہو تو امام کی ذمہ داری ہے کہ پہلے سے مقتدیوں کی تربیت کرتا رہے کہ وہ جب بھی مسجد میں آئیں تو صفوں میں ترتیب سے بیٹھیں)

(صحیح مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ۔حدیث نمبر 1365)

ہر حالت میں امام کی اتباع کا ضروری ہونا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ وَاجِبَةٌ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ فرض نماز ہر مسلمان کے پیچھے واجب ہے چاہے وہ نیک ہو یا بد اگر چہ وہ کبائر کا مرتکب ہو۔

امام کو اپنی فکر اور عمل کے لحاظ سے صالح اور نیک ہونا چاہیئے لیکن اگر امام کا کردار کمزور ہو تو مذکورہ بالا حدیث مبارکہ پہ عمل کر کے اجتماعیت کو قائم رکھتے ہوئے اس کے پیچھے نماز جائز ہے۔

(سنن ابی داؤد: کتاب الصلوٰۃ۔حدیث نمبر 594)

معذور کے پیچھے نماز:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ

يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ أَعْمَى نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا، وہ لوگوں کی امامت کرتے تھے، حالانکہ وہ نابینا تھے۔

(سنن ابی داؤد: کتاب الصلوٰۃ۔ حدیث نمبر 595)

سلام کے بعد امام کا مقتدیوں کی طرف چہرہ پھیرنا:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہماری یہ خواہش ہوتی کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی داہنی طرف رہیں، تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (سلام پھیرنے کے بعد) اپنا رخ ہماری طرف کریں۔

(سنن ابی داؤد: کتاب الصلوٰۃ۔ حدیث نمبر 615)

امام جماعت میں مقتدیوں کا خیال رکھے:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا إِنِّي لَأَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ اسے لمبی کروں پھر میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں، تو اسے مختصر کر دیتا ہوں، اس اندیشہ سے کہ میں اس کی ماں کو مشقت میں نہ ڈال دوں۔

(سنن ابی داؤد: کتاب تفریع استفتاح الصلاۃ۔ حدیث نمبر 789)

کشف المحجوب باب نمبر ۵ کا خلاصہ

مصنف کا تعارف: حضرت علی بن عثمان داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ (400ھ تا 465ھ)

۱۔ نام ونسب میں حسنی وحسینی سید (حضرت علی ہجویری بن عثمان بن علی بن عبدالرحمن بن شجاع بن ابوالحسن اصغر بن زید بن حسن بن علی رحمۃ اللہ علیہم)

۲۔ شجرہ طریقت میں حضرت علی بن ہجویری، شیخ ابوالفضل الختلی، شیخ خضری، شیخ ابوبکر شبلی، حضرت جنید بغدادی، حضرت سری سقطی، حضرت داؤد طائی، جناب حبیب عجمی سے ہوتا ہوا جناب علی المرتضی رضی اللہ عنہ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جاتا ہے۔

۳۔ افغانستان (ہجویر، جلاب) میں پیدائش سے لے کر عراق، شام، لبنان، آذر بائیجان، خراسان، کرمان، خوزستان، طبرستان، ترکستان اور ماوراالنھر کے علاقوں تک حصول علم کیلئے اسفار معلوم ہوتے ہیں۔

۴۔ سلطان محمود غزنوی (431ھ) کے دور حکمرانی میں آپ کی لاہور آمد ہوئی۔

۵۔ حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا تعارف، سید ہجویر، عہد فاروق کی یاد کی تازگی، سر زمین ہند میں سجدہ کا بیج بونے والے، حق کی آواز کو بلند کرنے والے، قرآن کی عزت کے پاسبان، خاک پنجاب کی زندگی کا سبب، سرزمین ہند کی صبح کو تابندگی بخشنے والے جیسے القابات سے یاد کیا ہے۔

سید ہجویر مخدوم امم مرقدِ او پیر سنجر را حرم
بندہائے کوہسار آسان گسیخت در زمین ہند تخم سجدہ ریخت
عہد فاروق از جمالش تازہ شد حق زحرف او بلند آوازہ شد
پاسبانِ عزتِ ام الکتاب از نگاہش خانہ باطل خراب
خاک پنجاب از دم او زندہ گشت صبح ما از مہراو تابندہ گشت

(کلیات اقبال: اسرار خودی، حکایت نوجوانی از مرو)

کشف المحجوب کا تعارف

(۱)کشف کا معنی کھولنا، محجوب کا معنی چھپی ہوئی، ڈھکی ہوئی چیز (۲)حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے ایک رفیق ابوسعید ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش پر آپ نے کتاب لکھی جو تصوف لٹریچر کا بہت بڑا اور ابتدائی ماخذ ہے۔(۳)اس کے بنیادی طور پر دو حصے ہیں:

اوّل حصہ میں درج ذیل چیزوں کو ذکر کیا گیا ہے:

- ابتدائیہ، کتاب کے لکھنے اور کشف المحجوب نام رکھنے کی وجہ، تحصیل علم کی ضرورت، علم کے ساتھ فقر کا ضروری ہونا، تصوف کا معنی و مفہوم اور ارتقاء۔
- اسلامی شریعت کے مآخذ (قرآن و حدیث اور اجماع) کا بیان۔
- چار خلفاء راشدین (جناب ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم) کا تذکرہ۔
- پانچ اہل بیت (امام حسن، امام حسین، امام زین العابدین، امام باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام) کا تذکرہ۔
- چار تابعین (حضرت اویس قرنی، حضرت ہرم بن حبان، حضرت حسن بصری اور حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہم) کا تذکرہ۔
- چونسٹھ (64) تبع تابعین کا تذکرہ خیر۔
- دس (10) متاخرین ائمہ و مشائخ کا تذکرہ خیر۔
- صوفیاء اور اہل طریقت کی اقسام اور ان کے مذاہب۔
- ولایت کا ثبوت اور کرامت و معجزہ کا بیان۔

حصہ دوم: اس حصہ میں گیارہ (11) محجوبات سے کشف (پردہ اٹھایا) کیا گیا ہے۔
1۔معرفت الٰہی 2۔توحید کا بیان 3۔ایمان کا بیان 4۔طہارت (نجاست سے پاکی اور توبہ) 5۔نماز کا بیان 6۔زکوٰۃ کا بیان 7۔روزہ کا بیان 8۔حج کا بیان 9۔آداب زندگی 10۔مشائخ کے کلام اور صحبت 11۔سماع کی اہمیت اور معیار

حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی ہمہ جہت شخصیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ کشف المجوب میں ہر طرح قاری کی ذہنی سطح کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ نے مختلف اسالیب اور طریقے اختیار فرمائے ہیں۔قرآن کی 274 آیات، 135 احادیث مبارکہ، 78 عربی کے معروف اشعار، تین سو صوفیاء کے اقوال اور تصوف کی بیس سے زیادہ کتابوں کے حوالہ جات نقل کیے ہیں۔ کشف المحجوب میں موجود 135 احادیث کی تخریج **الزاد المطلوب** کے نام سے محکمہ اوقاف شائع کر چکا ہے۔کثیر تعداد میں تراجم اور مستشرقین (Orantilalists) کی تحقیق اور تنقید کا کام اس کے علاوہ ہے۔

کشف حجاب نمبر 5: نماز کی اہمیت

حضرت علی بن عثمان المعروف داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید کی ایک آیت مبارکہ اور ایک حدیث مبارکہ کی روشنی میں پہلے نماز کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ (سورۃ البقرہ۔آیت نمبر 34)

ترجمہ: (اور اے مسلمانو)! نماز قائم کرو اور زکوۃ دو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے **اَلصَّلٰوةُ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ نماز کی حفاظت کرو اور ان (غلاموں اور کنیزوں) کی حفاظت کرو جن کے تم مالک ہو۔**

نماز کا لغوی و اصطلاحی مفہوم:

نماز کے معنی باعتبار لغت، ذکر کے ہیں اور فقہاء کے عرف و اصطلاح میں، مقررہ احکام کے تحت مخصوص عبادت ہے۔جو بفرمان الٰہی نماز پنجگانہ ہے جنہیں پانچ وقتوں میں ادا کیا جاتا ہے۔

نماز کی شرائط: حضرت علی بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے نماز کی شرائط کو خارجی اور داخلی شرائط کے نام سے لکھا ہے خارجی وہ ہیں جو نماز سے پہلے ہیں اور داخلی وہ ہیں جو نماز کے اندر ہیں۔

خارجی شرائط میں ۱۔ **وقت کا داخل ہونا** (وقت سے پہلے نماز نہیں ہوسکتی)

۲۔ **طہارت** (جو ظاہری طور پر ناپاکی سے اور باطنی طور پر شہوت سے پاک ہونا ہے۔)

۳ لباس کی پاکی (ظاہرطور پرناپاکی سے اور باطنی طور پراس طرح کہ وہ حلال کمائی سے ہو)

۴ جگہ کا پاک ہونا (ظاہرطور پرحوادث وآفات سے اور باطنی طور پرفساد ومعصیت سے۔)

۵ استقبال قبلہ (ظاہرطور پرخانہ کعبہ کی سمت اور باطنی طور پرعرش معلیٰ کی طرف منہ ہونا)

۶ قیام (ظاہری طور پرکھڑے ہونے کی قدرت اور باطنی طور پرقربت الٰہی کے باغ میں قیام ہے۔)

داخلی شرائط میں ۱ خلوص نیت کے ساتھ بارگاہ حق کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ ۲ قیام ہیبت وفنا میں تکبیر کہنا (تکبیر تحریمہ) ۳ محل وصل میں کھڑا ہونا (قیام)، ۴ ترتیل وعظمت کے ساتھ قرأت کرنا (قرأت) ۵ خشوع کے ساتھ رکوع کرنا (رکوع) ۶ عاجزی اور انکساری کے ساتھ سجدہ کرنا (سجدہ) ۷ دلجمعی کے ساتھ تشہد پڑھنا (قعدہ اخیرہ) اور ۸ فنائے صفت کے ساتھ سلام پھیرنا (خروج بصنعہ)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نماز:

حدیث پاک میں وارد ہوا ہے کہ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ وَفِيْ جَوْفِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ

ترجمہ: جب حضور ﷺ نماز پڑھتے تو آپ کے باطن میں ایسا جوش اٹھتا جیسے دیگ میں جوش آتا ہے۔

امیرالمومنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جب نماز کا ارادہ فرماتے تو ان کے جسم پرلرزہ طاری ہو جاتا اور فرماتے کہ اس امانت کے ادا کرنے کا وقت آ گیا جس کا بوجھ، زمین وآسمان اٹھانے سے عاجز رہے تھے۔

اللہ کے ولی کی نماز:

ایک بزرگ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ سے میں نے پوچھا: آپ نماز کس طرح ادا کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ جب اس کا وقت آتا ہے تو ایک ظاہری وضو کرتا ہوں دوسرا باطنی وضو، **ظاہری وضو پانی سے** اور **باطنی وضو توبہ** سے، پھر جب مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو مسجد حرم کے سامنے دونوں ابرو کے درمیان **مقام ابراہیم** رکھتا ہوں اور اپنی **داہنی جانب جنت کو** اور

بائیں جانب دوزخ کو دیکھتا ہوں اور خیال کرتا ہوں کہ میرے قدم پل صراط پر ہیں اور ملک الموت میرے پیچھے کھڑا ہے، اس حال میں کمال عظمت کے ساتھ تکبیر، حرمت کے ساتھ قیام، ہیبت کے ساتھ قرأت، تواضع کے ساتھ رکوع، عاجزی کے ساتھ سجدہ، حلم ووقار کے ساتھ جلسہ اور شکر واطمینان کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں۔

طریقت کی نماز کے نو(۹) اصول:

حضرت علی بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں واضح رہنا چاہیے کہ شریعت کے مطابق نماز ایسی عبادت ہے جس کے ابتداء وانتہا میں مریدین راہ حق پاتے ہیں اور ان کے مقامات کا کشف ہوتا ہے، چنانچہ مریدوں کے لئے طہارت، توبہ کا قائم مقام، پیروی کا تعلق، قبلہ شناسی کا قائم مقام، مجاہدہ نفس پر قیام، قیام کا قائم مقام، ذکر الٰہی کی مداومت، قرأت قرآن کا قائم مقام، تواضع، رکوع کا قائم مقام، معرفت نفس، سجود کا قائم مقام، مقام امن، تشہد کا قائم مقام، دنیا سے علیحدگی، سلام کا قائم مقام، اور نماز سے باہر آنا مقامات کی قید سے خلاصی کا قائم مقام ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اکل وشرب سے فارغ ہوتے تو کمال حیرت کے مقام میں شوق کے طالب ہوتے اور یکسو ہو کر خاص مشرب سے انہماک فرماتے۔ اس وقت آپ فرماتے اَرِحْنَا يَا بِلَالُ بِالصَّلٰوةِ اے بلال! نماز کی اذان دے کر ہمیں خوش کرو۔

(سنن ابی داؤد: کتاب الصلوٰۃ۔ حدیث نمبر 498)

صوفیاء کی نماز:

اس بارے میں مشائخ طریقت کے بکثرت ارشادات ہیں اور ہر ایک کا خاص مقام اور درجہ ہے، چنانچہ ایک جماعت کہتی ہے کہ نماز اللہ کے حضور حاضر ہونے کا ذریعہ ہے اور ایک جماعت کہتی ہے کہ نماز انسان کے سرکش نفس کو غائب کرنے کا ذریعہ ہے، ایک جماعت کہتی ہے کہ جو غائب رہتا ہے وہ نماز میں حاضر ہوتا ہے ایک جماعت کہتی ہے کہ جو حاضر ہوتا ہے وہ نماز میں غائب ہو جاتا ہے جس طرح کہ اس جہان میں اللہ کی قدرت کو دیکھ کر انسان کھو جاتا ہے جو گروہ دیدار الٰہی میں رہتا

ہے وہ غائب ہوکر حاضر رہتا ہے اور جو گروہ حاضر ہوتے ہیں غائب ہوجاتے ہیں۔

حضرت علی بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز اللہ کا حکم ماننا ہے:

حضرت علی بن عثمان المعروف داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز خدا کا حکم ہے وہ حاضر یا غائب ہونے کا فلسفہ نہیں ہے، کیونکہ حکم الٰہی کسی چیز کا ذریعہ نہیں ہوتا نماز میں استقامت اختیار کرنا انسان کو اللہ کے باقی احکامات ماننے کی عادت ڈالتا ہے اس لیے بزرگان دین نوافل اور دیگر عبادات پر بھی توجہ دیتے ہیں۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔

جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھی گئی ہے۔(مسند احمد)

مطلب یہ ہے کہ میری تمام راحتیں نماز میں ہیں۔اسی لئے اہل استقامت کا مشرب نمازیں ہیں۔

معراج کی رات اور نماز:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب معراج میں لے جایا گیا اور مقامِ قرب سے سرفراز کیا گیا اور آپ کے نفس کو قید دنیا سے آزاد کرایا گیا اور اس درجہ پر فائز کیا گیا کہ آپ کا نفس، دل کے درجہ میں، اور دل روح کے درجہ میں، اور روح سر کے مقام میں، اور سر مقامات میں فانی، اور مقامات کو محو کر کے نشانوں میں بےنشان، اور مجاہدے سے مشاہدہ میں غائب کر کے دیدارِ الٰہی میں اس طرح فائز ہوئے کہ آپ کی بشری صفات ختم ہوگئیں اور نفسانی مادہ فنا ہوکر طبعی قوت بھی باقی نہ رہی اور شواہد ربانی آپ کے اختیار میں رونما ہوئے اور اپنی خودی سے نکل کر معافی کی گہرائیوں میں پہنچے اور دائمی مشاہدے میں عرض کی کہ اے میرے رب! مجھے بلاؤں کی جگہ واپس نہ کر اور نفس کی خواہش کی قید میں دوبارہ نہ ڈال۔فرمان الٰہی ہوا، اے محبوب! ہمارا حکم ایسا ہی ہے کہ ہم تمہیں دنیا میں واپس بھیجیں تاکہ تمہارے ذریعہ شریعت کا قیام ہو اور جو کچھ ہم نے تمہیں یہاں عطا فرمایا ہے وہاں بھی مرحمت فرمائیں گے، چنانچہ جب آپ دنیا میں تشریف لائے تو جب بھی آپ کا دل اس مقام معلٰی کا مشتاق ہوتا تو فرماتے **اَرِحْنَا يَابِلَالُ بِالصَّلٰوةِ** اے بلال! نماز کی اذان دے کر ہمیں آرام پہنچاؤ، لہٰذا آپ کی ہر نماز معراج وقربت ہوتی اور حق تعالیٰ کی مہربانیوں کو نماز میں

دیکھتے، آپ کی روح تو نماز میں ہوتی مگر آپ کا دل نیاز میں آپ کا باطن راز میں اور آپ کا جسم گداز میں ہوتا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز بن گئی آپ کا جسم ملک دنیا میں ہوتا اور آپ کی روح ملکوت میں آپ کا جسم انسانی ہوتا اور آپ کی جان، انس و محبت کے مقام میں۔

عَلَامَةُ الصِّدْقِ اَن يَّكُوْنَ لَهٗ تَابِعٌ مِّنَ الْحَقِّ اِذَا دَخَلَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ بَعَثَهٗ عَلَيْهَا وَيُنَبِّهُهٗ اِنْ كَانَ نَائِمًا

ترجمہ: محب صادق کی پہچان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ایک توفیق مقرر ہوتی ہے کہ جب نماز کا وقت آئے تو وہ بندے کو اس کی ادائیگی پر ابھارے، اگر بندہ سوتا ہو تو اسے بیدار کر دے۔

صوفیاء کرام کی نماز کی کیفیت:

(۱) حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ اپنے عہد کے شیخ تھے، جب نماز کا وقت آتا وہ صحت مند ہو جاتے اور جب نماز ادا کر لیتے تو پھر وہی بے ہوشی کی حالت طاری ہو جاتی۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ

يَحْتَاجُ الْمُصَلِّيْ اِلٰى اَرْبَعَةِ اَشْيَاءَ یعنی نماز پڑھنے والا چار چیزوں کا محتاج ہوتا ہے۔

فَنَاءُ النَّفْسِ وَذَهَابُ الطَّبْعِ وَصِفَاءُ السِّرِّ وَ كَمَالُ الْمُشَاهَدَةِ نفس کی فناء، طبع کا خاتمہ، باطن کی صفائی اور مشاہدہ کا کمال۔

کیونکہ نمازی کے لئے فنائے نفس کے بغیر چارہ نہیں جب ہمت مجتمع ہو جاتی ہے تو نفس کا اختیار جاتا رہتا ہے اور طبع کا خاتمہ اثباتِ جلال الٰہی کے بغیر نہیں ہوتا۔ کیونکہ جلال حق، غیر کو زائل کر دیتا ہے باطن کی صفائی محبت کے تحت ممکن نہیں اور کمال مشاہدہ باطن کی صفائی کے بغیر متصور نہیں۔

(۲) **حضرت حسین بن منصور حلاج** رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اوپر چار سو رکعات لازم کر رکھی تھیں، اس قدر درجہ کمال رکھتے ہوئے اتنی مشقت کس لئے ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ تمام رنج و راحت تمہاری حالت کا پتہ دیتا ہے حق تعالیٰ کے کچھ دوست ایسے ہیں جن کی صفات فنا ہو چکی ہیں ان پر نہ رنج اثر کرتا ہے اور نہ راحت۔ کاہلی کو حق تک پہنچنے کا نام نہ دو اور نہ حرص کا نام طلب رکھو۔

(۳) **حضرت ذوالنون مصری** رحمۃ اللہ علیہ کی اقتداء میں ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا جب انہوں نے تکبیر تحریمہ کے وقت اَللّٰہُ اَکْبَر کہا تو بے ہوش ہوکر گر پڑے گویا کہ جسم میں حس وحرکت ہی نہیں رہی۔

(۴) **حضرت جنید بغدادی** رحمۃ اللہ علیہ جب بوڑھے ہوگئے تو اس بڑھاپے میں بھی جوانی کے کسی ورد کو نہ چھوڑا، لوگوں نے عرض کیا اے شیخ! اب آپ بوڑھے ہوگئے کمزور ہوگئے ہیں ان میں کچھ نوافل چھوڑ دیجئے انہوں نے فرمایا: یہی تو وہ چیزیں ہیں جن کو ابتداء میں کر کے اس مرتبہ کو پایا ہے اب یہ ناممکن ہے کہ انتہا پر پہنچ کر ان سے دستبردار ہوجاؤں۔

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مشہور ہے کہ فرشتے ہمیشہ عبادت میں رہتے ہیں۔ ان کا مشرب طاعت اور ان کی غذا عبادت ہے، اس لئے کہ وہ روحانی ہیں اور ان میں نفس نہیں ہے، بندے کے لئے طاعت سے روکنے والی چیز صرف نفس ہے، وہ جب فنا ہوجائے گا تو بندہ کی بھی غذا و مشرب عبادت بن جائے گی جس طرح کہ فرشتوں کے لئے ہے بشرطیکہ فنائے نفس درست ہو۔

(۵) **حضرت عبداللہ بن مبارک** رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے وہ عورت خوب یاد ہے جسے میں نے بچپن میں دیکھا جو بہت عبادت گزار تھی بحالت نماز بچھو نے اس عورت کو چالیس مرتبہ ڈنک مارا مگر اس کی حالت میں ذرہ برابر تغیر نہ ہوا جب وہ نماز سے فارغ ہوئی تو میں نے کہا: اے اماں! اس بچھو کو تم نے کیوں نہیں ہٹایا؟ اس نے کہا: اے فرزند! تو بھی بچہ ہے یہ کیسے جائز تھا میں اپنے رب کے کام میں مشغول تھی، اپنا کام کیسے کرتی؟

(۶) **حضرت ابوالخیر قطع** رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں میں آبلہ تھا طبیبوں نے مشورہ دیا کہ یہ پاؤں کٹوا دینا چاہیے مگر وہ راضی نہ ہوئے آپ کے مریدوں نے طبیبوں سے کہا: نماز کی حالت میں ان کا پاؤں کاٹ دیا جائے کیونکہ اس وقت انہیں اپنی خبر نہیں ہوتی، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا تو پاؤں کو کٹا ہوا پایا۔

(۷) **سیدنا ابوبکر صدیق** رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ جب آپ رات کو نماز پڑھتے تو قرأت آہستہ کرتے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بلند آواز سے قرأت کرتے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اے ابوبکر! تم آہستہ کیوں پڑھتے ہو؟

عرض کیا یَسْمَعُ مَنْ اُنَاجِیْ جس سے میں مناجات کرتا ہوں وہ سنتا ہے خواہ آہستہ کروں یا بلند۔
پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ تم کیوں بلند آواز سے پڑھتے ہو؟
عرض کیا اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّیْطَانَ میں سوتے ہوؤں کو جگاتا ہوں اور شیطان کو بھگاتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! تم کچھ بلند آواز سے پڑھو اور اے عمر! تم کچھ آہستہ آواز سے اپنی اپنی عادت کے برخلاف پڑھو۔

فرائض اور نوافل کے آداب:

بعض مشائخ فرائض کو ظاہر کر کے پڑھتے اور نوافل کو چھپا کر۔ اس میں ان کی مصلحت یہ ہوتی ہے کہ ریا و نمود سے پاک رہیں کیونکہ جب کوئی ریا کاری کرتا ہے اور لوگوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے تو وہ ریا کار بن جاتا ہے۔ مشائخ فرماتے ہیں کہ ہم اگرچہ اپنے معاملات کو نہیں دیکھتے مگر لوگ تو دیکھتے ہیں یہ بھی تو ریا کاری ہے لیکن مشائخ کی ایک جماعت فرائض اور نوافل سب کو ظاہر کر کے پڑھتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ریا باطل ہے اور طاعت حق ہے اور یہ محال ہے کہ باطل کی خاطر حق کو چھپایا جائے، لہٰذا ریا کو دل سے نکال دینا چاہیے اور جس طرح جی چاہے عبادت کرنی چاہیے۔

باجماعت نماز کی تاکید:

مشائخ طریقت نے نماز کے حقوق و آداب کی محافظت فرمائی ہے اور مریدوں کو اس فرض کی ادائیگی کا حکم دیا ہے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے چالیس سال سیاحت کی ہے لیکن میری کوئی نماز جماعت سے خالی نہیں ہے اور ہر جمعہ میں نے کسی نہ کسی شہر میں گزارا ہے۔

نماز کے باب کے آخر میں حضرت داتا صاحب گنج بخش فیضِ عالم نے لکھا ہے کہ نماز کے احکام میری حد و شمار سے باہر ہیں، اس لئے نماز کی محبت کے مقامات کے ساتھ ہی محبت کے احکام پر بھی روشنی ڈالنا ضروری ہے۔ (پھر محبت پہ آپ نے طویل گفتگو فرمائی ہے جس کو اس کتاب میں شامل نہیں کیا گیا ہے کیونکہ اس کتاب میں اصل مقصود نماز کے بنیادی مسائل بتانا ہے۔ (تفصیل کے لئے کشف المحجوب کی طرف رجوع فرمائیں)